ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ
سالانہ ۔ صہ
ششماہی ۔ ۸ر
سہ ماہی ۔ ۱۲ر
بیرون ہند سالانہ
۱۸ر

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

تار کا پتہ
الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۳۹

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۵ر شوال ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

(۱) شیخ عبدالرحمٰن مصری کی نہایت ہی گندی گالیاں اور مولوی محمد علی صاحب

(۲) ایسے نوجوانوں کی ضرورت جو خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

(۱)

میرے پاس گزشتہ ایام میں ان اشتہارات کے خلاف نفرت کے اظہار کے خطوط آئے ہیں۔ جو کچھ عرصہ ہوا مصری صاحب کے ساتھ تعلق یا ہمدردی رکھنے والوں اور احرار کے ساتھ تعلق یا ہمدردی رکھنے والوں کی طرف سے اس علاقہ میں۔ اور باہر پنجاب میں بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔ میں اس

غیرت کی قدر

کرتا ہوں۔ جس کا اظہار ان دوستوں یا جماعتوں نے کیا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ ان اشتہارات میں بھی اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے ایک فائدہ مخفی رکھا ہوا ہے۔ شروع شروع میں جب مصری صاحب نے خط و کتابت شروع کی ہے تو انہوں نے بہت ہی غصہ کا اظہار اس امر پر کیا تھا۔ کہ مجھے کہا جاتا ہے۔ تم گالیاں دیتے ہو۔ حالانکہ میں تو کوئی گالی نہیں دیتا۔ اور ہماری جماعت کے کئی دوست جو ایسے امور میں مذبذب ہو جانے کے عادی ہیں۔ وہ بھی کہنے لگ گئے تھے۔ کہ آخر وہ کیا گالیاں ہیں۔ جو وہ دیتے ہیں۔ اور جبکہ وہ گالیاں دینے سے انکار کرتے ہیں۔ تو یہ کیونکر تسلیم کیا جائے۔ کہ واقعہ میں انہوں نے کوئی گالی دی ہے۔ مگر اب ہائیکورٹ کے ایک فیصلہ میں وہ الفاظ نقل ہو گئے ہیں۔ جو میرے متعلق انہوں نے عدالت میں کہے۔ اور اب ہر شریف انسان ان الفاظ کو پڑھ کر یہ فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ آیا وہ گالیاں دیتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور آیا وہ بات جو میں نے کہی تھی۔ وہ صحیح تھی۔ یا نہیں۔ بھلا گالیوں سے کسی کا کیا بگڑتا ہے۔ ان کی گالیوں سے ہمارا تو کوئی نقصان نہیں۔ چاہے وہ گالیاں کوٹیشن کے طور پر ہائی کورٹ کے کسی فیصلہ میں ہی کیوں نہ آ گئی ہوں۔

ہائیکورٹ کے فیصلہ میں کسی کی گالیاں

نقل ہو جانا گالیاں دینے والے کی حقیقت واضح کرتا ہے۔ اس کی بات کو تقویت نہیں دے دیتا۔ اول تو مذہبی معاملات میں حکومتوں یا ہائیکورٹوں کے فیصلوں کا کوئی دخل ہی نہیں ہوتا۔ لیکن جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اور اس میں جو فیصلہ درج کیا گیا ہے (گو سارا فیصلہ میں نے ابھی نہیں پڑھا) اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اس میں ان کی کوئی کامیابی نہیں۔ کیونکہ ہائی کورٹ کا جج اس فیصلہ میں یہ لکھتا ہے۔ کہ چونکہ انہوں نے ایسے ایسے فقرات استعمال کئے ہیں اور ان سے اشتعال اور نقض امن کا اندیشہ ہے اس لئے مقامی حکام نے مصری صاحب کے خلاف جو کارروائی حفظ امن کی ضمانت کے متعلق کی تھی۔ وہ مناسب تھی۔ اور ان کی درخواست مسترد کی جاتی ہے۔ جج یہ نہیں کہتا۔ کہ میں نے تحقیقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ دسمبر آج بارہ بجے دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے حضور نے مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا

بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور تین بجے بخیریت لاہور پہونچ گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت آج اور بھی بہتر ہے آج کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۱۰۰.۸ احباب کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو جن کی بیماری کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اگرچہ پہلے کی نسبت آرام ہے۔ لیکن ابھی تک پوری صحت نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ہماری فتح کی علامت

بھی ہیں۔ کیونکہ جو لوگ اخلاق کے ذریعہ فتح حاصل کیا کرتے ہیں ان کے لئے یہ کامیابی اور خوشی کی بات ہے کہ دشمن اب ننگا ہو گیا ہے۔ اور اس نے اپنے اندرونی گند کو بالکل ظاہر کر کے رکھ دیا ہے۔ اور پہلے جو بات مخفی تھی وہ اب سب کو معلوم ہو گئی ہے اور ہر ایک کو نظر آ گیا ہے کہ ان کے اصل خیالات کیا ہیں۔ پھر جن حکام نے ایسا جلسہ کروا کے اس قسم کے اشتہار بانٹنے میں مدد کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ بھی ایک حد تک ننگے ہو گئے ہیں۔ اور

اب گورنمنٹ کا کوئی حق نہیں

ہوگا کہ وہ ہم سے یہ مطالبہ کرے کہ اسی قسم کے الفاظ ہم دوسری جماعتوں کے لیڈروں اور اماموں کی نسبت استعمال نہ کریں۔ اگر عیسائیوں کے یسوع کی نسبت (جو ان حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے بالکل مختلف وجود ہے جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ اور جو ہمارے نزدیک واجب الاحترام ہستی ہیں) ہماری طرف سے وہی الفاظ استعمال کئے گئے۔ جو ہمارا دشمن ہمارے متعلق استعمال کرتا ہے تو یقیناً گورنمنٹ کا کوئی حق نہیں ہوگا کہ وہ کہے تم اشتعال انگیزی سے کام لیتے ہو۔ کیونکہ اس نے اپنے قانون اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ بات جائز ہے۔ باقی میں نے بتایا ہے۔ کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ میں کسی کوٹیشن کا آ جانا اسے کوئی اہمیت نہیں دے دیتا۔ آخر جج نے جب الزام ثابت کرنا تھا تو اس کے لئے سوائے اس کے اور کیا صورت تھی۔ کہ وہ ان کی کچھ گالیاں اپنے فیصلہ میں نقل کر دیتا۔ اور کہہ دیتا کہ چونکہ یہ الفاظ اشتعال انگیز ہیں اس لئے تم مجرم ہو۔ اور تم سے جو ضمانت طلب کی گئی تھی وہ بالکل درست ہے۔ اس کوٹیشن پر خوش ہو جانا تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی جج اپنے فیصلہ میں لکھے کہ چونکہ فلاں نے قتل کیا ہے۔ اس لئے اسے پھانسی کی سزا

کی ہے اور تحقیق کے بعد میرا یہ فیصلہ ہے کہ واقعہ میں وہ الزامات درست ہیں جو عائد کئے گئے ہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ چونکہ انہوں نے ایسے الفاظ کہے ہیں۔ اور یہ سخت اشتعال انگیز ہیں اس لئے میں ان کی ضمانت لینے کو درست قرار دیتا ہوں اس پر خوش ہوتے پھرنا اور کہنا کہ دیکھو ہائی کورٹ کے ایک جج کے فیصلہ میں یہ بات آ گئی ہے تو

انتہا درجہ کی حماقت اور نادانی

ہے۔ جج تو یہ فیصلہ کرتا ہے کہ انہوں نے واقعہ میں اشتعال انگیزی سے کام لیا ہے۔ یہ تو نہیں کہتا کہ اس نے ان الزامات کی تحقیق کی ہے اور انہیں درست پایا ہے۔ وہ صرف یہ کہتا ہے کہ انہوں نے یہ یہ گالیاں دی ہیں۔ اور ان وجوہ سے میرے نزدیک انہوں نے اشتعال انگیزی سے کام لیا ہے۔

یہ علیحدہ سوال ہے کہ ایسے فیصلوں کی اشاعت ملک کا امن قائم کرنے میں مدد ہے یا اس کے مخالف۔ یہ سوال گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ ان لوگوں سے محض اسی حصہ کا تعلق ہے جس حصہ میں انہوں نے ہم کو گالیاں دیں۔ اور جج نے ان کی گالیوں کو ان پر حجت تمام کرنے کے لئے اور ان کی اشتعال انگیزی ثابت کرنے کے لئے اپنے فیصلہ میں نقل کر دیا۔ اور میں سمجھتا ہوں اس فیصلہ سے جماعت پر یہ امر واضح ہو گیا ہوگا کہ یہ نہ صرف گالیاں دیتے ہیں بلکہ ایسی گندی گالیاں دیتے ہیں جو دوسری جگہوں میں ایسے لوگوں کو ہرگز نہیں دی جا سکتیں جو اس جگہ کی اکثریت کے نزدیک واجب الاحترام ہوں۔ بلکہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ فقرات جو انہوں نے ہمارے متعلق استعمال کئے ہیں وہ اس قسم کی گالیوں پر مشتمل ہیں۔ کہ ادنےٰ سے ادنےٰ اقوام کے لوگ بھی ایسی گندی گالیاں نہیں دیا کرتے۔ پس یہ گالیاں گورنمنٹ کا موجب بھی ہوں مگر ایک لحاظ سے یہ

دیجاتی ہے۔ اب کوئی اور شخص اس فیصلہ کو لے لے اور کہے چونکہ جج نے اپنے فیصلہ میں قتل کا ذکر کر دیا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ قتل جائز ہے۔ جج تو ان کے فقرات کو معیوب قرار دیتا ہے۔ اور ان کے کچھ الفاظ اپنے فیصلہ میں نقل کر کے بتاتا ہے کہ دیکھو انہوں نے یہ یہ الفاظ کہے ہیں۔ اور کہتا ہے میری رائے میں یہ امر قابل اعتراض ہے

حفظِ امن کی ضمانت طلبی کا متقاضی

ہے۔ مگر وہ اس سے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ ان کے الزامات کو بڑی اہمیت حاصل ہو گئی ہے یہ ایسی ہی بات ہے جیسے میں نے بتایا ہے کہ کوئی جج اپنے فیصلہ میں قتل کا ذکر کرے تو اس سے یہ نتیجہ نکال لیا جائے کہ اب قتل جائز ہو گیا۔ کوئی عقل کا اندھا ہی ایسا نتیجہ نکالے تو نکالے۔ کوئی عقلمند ایسا نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ بہرحال میرے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ہمارے لئے دو راستے کھولے ہیں۔ ایک تو ہمارے لئے یہ راستہ کھولا ہے کہ ہمیں لوگوں کے سامنے یہ بات ثابت کرنے کا موقعہ حاصل ہو گیا ہے کہ ہم جو کہتے تھے یہ ہم پر ظالمانہ الزام لگاتے ہیں۔ ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ اور ہمیں برا بھلا کہتے ہیں یہ بالکل درست تھا اور اس کا ثبوت ان کا یہ تازہ اشتہار ہے۔ چنانچہ یہ اشتہار کسی شریف

ہندو کسی شریف عیسائی کسی شریف سکھ اور کسی شریف مسلمان کے سامنے رکھ دو اور کہو کہ یہ اشتہار ہے اسے پڑھ کر آپ بتائیں کہ ظالم یہ ہیں یا ہم تو ہر شریف انسان اور شریف انسان کی رائے ہی وقعت رکھتی ہے یہی کہے گا کہ تم مظلوم ہو اور یہ ظالم ہیں۔ اور جو غیر شریف ہیں ان کی رائے کی کوئی قدر ہی نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ گند اچھالتے رہتے ہیں۔ اور گند میں ہی ان کو لذت آتی ہے۔

تو خدا تعالیٰ نے ہمارے دشمن کے مقابلہ میں خود دشمن کے مونہہ سے ہی ہماری مظلومیت کو ثابت کرا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے

گورنمنٹ پر حجت قائم کرنے کے لئے

بھی ایک راستہ کھول دیا ہے۔ اب اگر ہم یہی الفاظ دوسری قوموں کے لیڈروں کے متعلق استعمال کریں۔ اور ہماری جماعت کے کسی فرد پر گورنمنٹ ان الفاظ کے استعمال کی وجہ سے مقدمہ چلا دے تو اس کا حق ہوگا کہ وہ اپنے مقدمہ کے دوران میں یہی اشتہار عدالت میں پیش کر دے اور کہے صاحب گورنمنٹ نے ان الفاظ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور باوجود اس کے کہ گورنمنٹ نے یہ قانون مقرر کیا ہوا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ فلاں شخص کو قادیان کی حدود کے دو میل کے اندر اندر جلسہ کرنے یا تقریر کرنے کی اجازت نہیں۔ پھر بھی اس سے

قادیان کی حدود کے دو میل کے اندر

جلسہ کرایا گیا۔ اور اس موقعہ پر یہ اشتہار لوگوں میں بانٹا گیا۔ اب بتائیے۔ جب گورنمنٹ ان الفاظ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ چکی ہے۔ تو اگر میں نے ایسے ہی بعض الفاظ کسی اور قوم کے لیڈر کی نسبت استعمال کر لئے تو اس میں حرج کونسا ہو گیا۔ تو اب ہمارے لئے اللہ تعالےٰ نے گورنمنٹ پر حجت تمام کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ راستہ کھول دیا ہے۔ اور دو باتوں میں سے ایک بات گورنمنٹ کو ضرور ماننی پڑے گی۔ یا تو اسے یہ ماننا پڑے گا۔ کہ یہ الفاظ بہت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ان سے کوئی فساد نہیں ہوتا اور نہ کسی کا دل دکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی غیر مسلم قوم کے بزرگ کو مسلمان کہہ دیا جائے۔ تو اس سے اس قوم کا دل بہت دکھتا ہے۔ یا اسے تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ وہ

احمدیوں کے لئے اور قانون

چلانا چاہتی ہے۔ اور دوسری اقوام کے لئے اور۔ گویا گورنمنٹ اگر خاموش رہے گی۔ جیسا کہ وہ اب تک خاموش ہے۔ تو وہ اپنی خاموشی سے یہ اعلان کر دے گی۔ کہ کسی کو مسلمان کہنا تو گالی ہے۔ لیکن وہ الفاظ استعمال کرنے جو اس اشتہار میں استعمال کئے گئے ہیں۔ گالی نہیں۔ پس ہمیں گورنمنٹ پر بھی حجت کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک دلیل دے دی ہے۔ اور اب

دنیا کی تمام قوموں کے سامنے

تم یہ معاملہ رکھ سکتے ہو۔ ایک طرف وہ الفاظ لکھ دو۔ جو اس اشتہار میں ہمارے متعلق لکھے گئے ہیں اور دوسری طرف باوا نانک صاحب کے متعلق مسلمان کا لفظ لکھ دو۔ اور اس کے نیچے تحریر کر دو۔ کہ گورنمنٹ پنجاب کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ ان الفاظ کا استعمال تو گالی نہیں۔ مگر مسلمان کہنا گالی ہے۔ پھر خود بخود دیکھ لوگے کہ دنیا کا عقلمند اور شریف طبقہ تمہاری تائید کرتا ہے۔ یا گورنمنٹ کی۔ تو

اگر گورنمنٹ نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی۔

تو ہمارے ہاتھ میں وہ اپنے خلاف ایک اور ہتھیار دیگی۔ پس ہمارے لئے اس میں رنج کی کوئی بات نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کے خلاف ایک اور دلیل ہمیں مل جائے گی۔ غرض دونوں اطراف کے لئے خدا تعالےٰ نے ہمیں دلیل مہیا کر دی ہے۔ ہمارے مخالف کے خلاف بھی کہ وہ یہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اور ابھی اپنے آپ کو مظلوم کہتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے خلاف بھی کہ یہ الفاظ گورنمنٹ کے نزدیک گالی نہیں۔ مگر غیر مسلم اقوام کے کسی بزرگ کو مسلمان کہنا سخت گالی ہے۔ اور اس سے اس قوم کا دل بری طرح دکھ جاتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ آئندہ جو لوگ اس قسم کے دشمنوں کا جواب دینا چاہیں گے۔ وہ یہ الفاظ اس کے بزرگوں کی نسبت استعمال کر دیں گے اور کہیں گے۔ کہ یہ لفظ ہم اس لئے استعمال کر رہے ہیں۔ تا دوسرے کا دل بھی نہ دکھے۔ اور ہماری طرف سے جواب بھی ہو جائے۔ بہرحال تھوڑے ہی دنوں میں گورنمنٹ کے رویہ سے یہ بات معلوم ہو جائے گی۔ کہ آیا یہ اشتہارات اس کی مرضی اور خوشی سے بانٹے گئے تھے۔ یا اس کے علم کے بغیر بانٹ دیئے گئے تھے۔ اور واقعہ میں اس نے انہیں ایسا ہی برا سمجھا ہے۔ جیسے ہر شریف آدمی انہیں برا سمجھتا ہے۔

دو چار ہفتوں میں یہ بات کھل جائیگی

اگر گورنمنٹ نے ان الفاظ کو کوئی اشتعال انگیز بات قرار نہ دیا۔ تو آپ لوگوں کے ہاتھ قانون کے ماتحت ایک نیا حربہ آجائیگا (اور ہماری تعلیم بھی یہی ہے کہ قانون کے ماتحت چلا جائے) اور اگر گورنمنٹ نے اپنے ان اختیارات کو استعمال کیا۔ جن اختیارات کو وہ سنبھال سنبھال کر رکھتی ہے اور جنہیں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتی تو گورنمنٹ کے متعلق ہمیں جو شکوہ ہے وہ آپ ہی دور ہو جائے گا۔

اس کے بعد میں اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ کہ حسب عادت اس موقعہ پر

مولوی محمد علی صاحب نے بھی اظہار خیالات کیا

ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقی جماعت کونسی ہے۔ تو اس کے لئے چند خصوصیات کا دیکھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلی چیز نیکی اور بلند اخلاقی ہے ..... ذرا غور کرو۔ وہ شہرت قادیان کی جو نیکی اور راستبازی سے حاصل ہوئی تھی۔ کیا وہ اب باقی ہے۔ شائد کوئی کہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کو بھی لوگ گالیاں دیتے تھے۔ اور برا بھلا کہتے تھے۔ شائد کوئی ناپاک الزام بھی لگاتے ہوں۔ لیکن یہ سب دشمن اور مخالف تھے۔ دشمن ایسا کیا ہی کرتے ہیں۔ کیا دشمن حضرت نبی کریم صلعم کے متعلق جھوٹے۔ اور ناپاک الزام نہیں لگاتے۔ لیکن نجدہ بات یہ ہے۔ کہ قادیان میں دشمن نہیں بلکہ مرید کہلانے والے۔ زندگیاں وقف کرنے والے۔ جان و مال فدا کرنے والے آج کیا کہتے ہیں۔ میرا دل تو کانپ اٹھا۔ آج ہائیکورٹ کا ایک فیصلہ پڑھ کر جس میں ایک مرید کی شہادت درج ہے یعنی مولوی شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے ایک عدالتی بیان کو اس فیصلہ میں نقل کیا گیا ہے۔ وہ بیان کیا ہے۔ وہ اس قدر افسوسناک ہے۔ کہ میں اس کو اپنی زبان سے بیان کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس قدر برے واقعات اور حالات قادیان کے اس میں بتائے گئے ہیں۔ کہ دل ان کو پڑھ کر کانپ اٹھتا ہے۔ اب یہ باتیں ہائیکورٹ کے فیصلہ میں آگئی ہیں۔ اور ساری دنیا میں پھیل جائیں گی ..... وہ قادیان جو کبھی نیکی۔ اعلےٰ اخلاق اور راستبازی کی وجہ سے دنیا میں مشہور تھا۔ آج بری باتوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔"

پھر لکھتے ہیں:۔ "دوسری چیز علم ہے حضرت مسیح موعود نے تمام مذاہب پر اتمام حجت کیا۔ ایک نیا علم الکلام پیدا کیا۔ اسلام کی حقانیت پر کتابوں اور مضامین کے انبار لگا دیئے۔ قرآن کو ساری دنیا میں پھیلانے کی بنیاد رکھی۔ آج ذرا دیکھو۔ کہ قادیان میں کس قدر علم رہ گیا ہے کل ہی کی بات ہے۔ دوران سفر میں ایک قادیانی بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آخر یہ کیا ہو گیا ہے آپ کا انگریزی ترجمہ قرآن چھپنے ہی میں نہیں آتا۔ آج پچیس سال ہو گئے۔ انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور بات ٹال گئے ..... تیسری بات ہے کام سو اب قادیانی جماعت کی تمام طاقت سیاست پر صرف ہو رہی ہے۔ اسلام کی حفاظت اور تبلیغ کا خیال انہیں بھولتا جا رہا ہے۔" (پیغام صلح ۳۰ نومبر)

یہ تقریر انہوں نے بھی کی۔ گویا ان کے نزدیک جب کوئی دشمن اعتراض کر دے خصوصاً جو اس جماعت میں شامل ہو۔ تو ضرور تہہ میں کوئی نہ کوئی بات ہوتی ہے۔ اور وہ دوسرے کو تقوےٰ و طہارت سے کوسوں دور ثابت کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اگر ہائیکورٹ کے فیصلہ میں کوئی گالی نقل ہو جائے۔ تو پھر تو اس کے سچا ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں رہتا۔ چاہے صرف حوالہ کے طور پر ہی ان گالیوں کو نقل کیا گیا ہو۔ اگر یہی بات ہے۔ تو کیا کہیں گے مولوی محمد علی صاحب ان کیسز کے متعلق جن میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دشمنان اسلام کی گالیاں

نقل کی گئی ہیں۔ اور ہائیکورٹ کے فیصلوں میں نقل کی گئی ہیں۔ کیا وہ اسی اصل کے مطابق جو انہوں نے یہاں اختیار کیا ہے۔ ان گالیوں کو بھی سچا سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔ معلوم ہوتا ہے وہیں سے مولوی صاحب کے دل میں مرض پیدا ہونا شروع ہوا ہے۔ اور جب کسی کو آقا کے متعلق شبہات پیدا ہو جائیں تو اس کا غلاموں کے متعلق شک کرنا کوئی بری بات نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اس بات کو کسی قسم کی اہمیت دینا نادانی ہے جب بھی کوئی جج کسی پر الزام قائم کرے گا۔ اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اس کا جرم بیان کرے

مثلاً بزرگوں کو گالیاں دینا ایک جرم ہے

اب کوئی بھی جج جب کسی کے متعلق یہ فیصلہ کرے گا۔ کہ اس نے دوسری قوم کے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ تو وہ اس کی گالیوں میں سے کچھ گالیاں اپنے فیصلہ میں نقل بھی کرے گا۔ بغیر اس کے اس کا فیصلہ مکمل کسطرح ہو سکتا ہے۔ پس

مصری صاحب کی چند گالیوں کے نقل ہو جانے سے

اس میں طاقت کونسی پیدا ہو گئی کہ مولوی صاحب کو یہ فکر لاحق ہو گیا کہ اب یہ باتیں ساری دنیا میں پھیل جائیں گی اور لوگ نہ معلوم کیا کچھ کہیں۔ حالانکہ اس قسم کے ٹریکٹ اور اشتہارات شائع بھی وہیں سے ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کی اشاعت کے لئے روپے پیسے بھی خرچ کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ انہیں افسوس بھی ہوتا ہے کہ اب یہ لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور وہ برا اثر قبول کریں گے۔

مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ برابر ان کی طرف سے ہم پر گندے حملے ہوتے جا رہے ہیں اور شاید وہ سمجھتے ہیں کہ گالیاں ہم کو ہی دی جاتی ہیں۔ اور ہمارے متعلق ہی ایسی باتیں کہی جاتی ہیں۔ کسی اور کے متعلق ایسی باتیں نہیں کہی جاتیں۔ حالانکہ کہنے والوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق بھی ایسی ہی باتیں کہیں اور وہ ان کے مرید تھے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق بھی ایسی ہی باتیں کہیں۔ اور وہ ان کے مرید تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی ایسی ہی باتیں کہیں۔ اور کہنے والے آپ کے مرید کہلاتے تھے۔ پس جب اس قدر عظیم الشان ہستیوں پر ان کے مرید کہلانے والوں نے الزام لگائے۔ تو میری یا اور کسی کی کیا ہستی ہے۔ کہ ہم ایسے الزاموں سے بچ جائیں۔

خود مولوی محمد علی صاحب اور انکے خاندان

کے متعلق بھی ایسی کئی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ میرے پاس جب وہ باتیں پہونچتی ہیں تو میں انہیں دبا دیتا ہوں۔ مگر مولوی صاحب کے پاس جب ہمارے متعلق کوئی اس قسم کی بات پہونچتی ہے تو وہ خوشی سے اچھل پڑتے ہیں۔ اور اس کی اشاعت اور ترویج میں حصہ لینے لگ جاتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ سلسلہ مخالفت کا اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرنا جہاں کھڑے ہونے کا شریعت انہیں حق نہیں دیتی لمبا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر ان کا یہ سلسلہ لمبا چلتا چلا گیا اور ہماری جماعت کے آدمیوں نے بھی ان باتوں کو دہرانا شروع کر دیا جو ان کی جماعت کے ہی بعض افراد جن کی پوزیشن مصری صاحب سے ملتی ہے ان کے متعلق کہتے ہیں تو پھر انہیں ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ہماری طرف سے اسی قسم کے جواب دیئے گئے تو تھوڑے ہی دنوں میں ان کی جماعت چیخ پڑیگی۔

یہ محض میری شرافت

ہے کہ بیس سال سے جو باتیں میں ان کے متعلق انکے خاندان کے متعلق اور انکی جماعت کے متعلق سنتا چلا آ رہا ہوں انہیں میں نے کبھی ظاہر نہیں کیا۔ کیونکہ میں کہتا ہوں کہ جس بات کو میں اپنے متعلق ناجائز سمجھتا ہوں میرا کوئی حق نہیں کہ میں اسے دوسروں کے متعلق جائز قرار دوں۔ یہی اسلام نے ہمیں سبق سکھایا ہے۔ اور اسی سبق کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ہمیں تعلیم دی ہے پس میں ایسی باتوں کو نہ اپنے متعلق جائز سمجھتا ہوں اور نہ ان کے متعلق جائز سمجھتا ہوں۔ مگر چونکہ وہ متواتر اس قسم کے حملے ہم پر کرتے چلے آئے ہیں اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ خود شیشے کے محل میں بیٹھے ہیں کہتے ہیں۔ شیش محل میں بیٹھ کر دوسرے پر پتھر مارنا کوئی عقلمندی نہیں ہوتی کیونکہ اگر دوسرے نے بھی پتھر مارنے شروع کر دیے تو اس کا شیش محل چکنا چور ہو جائے گا۔ پس اگر وہ سمجھتے ہیں کہ کسی مخالف یا مرید کہلانے والے یا ہم عقیدہ کا کوئی اعتراض بیان کرنا جائز ہوتا ہے اور لوگوں کو اس بات کا حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اسے درست سمجھتے ہوئے پھیلائیں اور یہ کہنا شروع کر دیں۔ کہ تمام جماعت بگڑ گئی ہے۔ اب نیکی اور تقوےٰ کا تو نام و نشان تک نہیں رہا۔ تو پھر مہربانی کر کے وہ چیخیں نہیں۔ اگر ان کے متعلق ایسی ہی باتیں ہماری طرف سے شائع کر دی جائیں۔

باقی رہا انکا یہ کہنا کہ مرید ایسی باتیں کہتے ہیں سو مولوی صاحب نے اس امر کے بیان کرنے میں بھی دیانت سے کام نہیں لیا۔ کیونکہ مولوی صاحب کو معلوم ہے کہ مصری صاحب خلافت کے اس رنگ میں منکر ہیں جس رنگ میں ہم قائل ہیں۔ اور جب انہیں ہم سے اختلاف مذہبی پیدا ہو چکا ہے۔ تو ان کی ظاہری بیعت جو ارتداد سے پہلے تھی بیعت نہیں کہلا سکتی

باقی رہا کام تو ان کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگر ان کا ایک مبلغ ہندوستان سے باہر کام کر رہا ہے۔ تو ہمارے تیس چالیس مبلغ کام کر رہے ہیں۔ رہا

قرآن مجید کا ترجمہ

تو اس کے متعلق میں ان سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ترجمہ کی تاریخ کو دنیا کے سامنے لانے سے نہیں شرماتے۔ تو ہم اس سوال کو بھی دنیا کے سامنے لانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے ترجمہ میں بے شک دیر ہو گئی ہے۔ مگر اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مولوی شیر علی صاحب کی صحت ایسی نہ تھی۔ کہ وہ اس کام کو جلد کر سکتے۔ اور ترجمہ کا شائع کرنا ہی اصل کام نہیں۔ ترجمہ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شائع نہیں کیا۔ ہاں علم قرآن کے بارے میں

مولوی صاحب کو بار بار مقابلہ کا چیلنج

دے چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ اگر انہیں علم قرآن کا دعویٰ ہے تو وہ میرے سامنے بیٹھ جائیں۔ اور تفسیر نویسی میں مجھ سے مقابلہ کر لیں لیکن وہ کبھی بھی اس طرف نہیں آئے اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی نہ آئینگے وہ ہمیشہ ہی ادھر ادھر کی باتیں کر کے ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل سیدھی سادی بات ہے ایک رکوع یا ایک سورت قرعہ کے ذریعہ نکال لی جائے۔ پھر اس کی تفسیر وہ بھی لکھیں اور میں بھی لکھتا ہوں۔ اس تفسیر کو شائع کر دیا جائے۔ پھر دنیا کو خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ کہ علم کے دروازے کس پر کھولے گئے ہیں۔ اس میں زیادہ شرائط کی بھی ضرورت نہیں۔ ان کے قیام کی ایک شرط رکھ لی جائے اور بالمقابل بیٹھ کر کسی رکوع یا کسی سورت کی تفسیر لکھنی شروع کر دی جائے۔ بعد میں وہ دونوں شائع کر دی جائیں۔ لوگ خود بخود فیصلہ کر لیں گے کہ معارف قرآن کس پر کھولے گئے ہیں۔ مگر سابقہ تجربہ بتاتا ہے کہ جب بھی تفسیر نویسی میں مقابلہ کا ذکر شروع ہو وہ ایسی شرائط پیش کرنے لگتے ہیں جن کا تفسیر نویسی سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا بلکہ محض ایک اکھاڑہ جمانا مقصود ہوتا ہے۔ حالانکہ تفسیر نویسی کے کام میں زیادہ تر آسانی انہیں حاصل ہے کیونکہ وہ قرآن کریم کی ایک تفسیر پہلے سے لکھ چکے ہیں۔ مگر میں نے کوئی تفسیر نہیں لکھی۔ پس وہ ظاہری حالات کے مطابق تفسیر کے لکھنے پر زیادہ قادر ہیں۔ ایسی تفسیر دنیا میں جب شائع ہو جائے گی۔ لوگ خود بخود فیصلہ کر لیں گے۔ کہ زیادہ معارف کس نے بیان کئے ہیں۔ اور دنیا کا فیصلہ ہی اصل فیصلہ ہوتا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء بھی بوجہ مبلغ سماوی ہونے کے دُنیا ہی کو مخاطب کرتے چلے آئے ہیں خلفاء بھی اسی کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ علماء بھی دُنیا کو اپنا ہم خیال بنانے میں کوشاں رہتے ہیں میرا کام بھی یہی ہے۔ کہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس صداقت کا قائل کروں۔ جس کو میں صداقت سمجھتا ہوں۔ اور مولوی صاحب کا بھی یہی کام ہے پس بہترین فیصلہ کرنے والے وہی لوگ ہیں ہماری تفسیریں شائع ہو کر لوگوں میں پھیل جائیں گی۔ لوگ خود فیصلہ کر لیں گے۔ اگر ان کی تفسیر بہتر ہوئی۔ تو خود بخود لوگوں کی رغبت ان کی طرف ہو جائے گی۔ اور اگر میری تفسیر اعلےٰ ہوئی۔ تو لوگوں کی رغبت میری طرف بڑھ جائیگی اس کام کے لئے صرف اس قدر کافی ہے۔ کہ دونوں تفسیریں ایک جلد میں چھپ جائیں۔ بلکہ اس کے لئے ہمارے اکٹھا بیٹھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بلکہ بہتر یہ ہے۔ کہ دونوں طرف کے نمائندے اکٹھے ہو کر قرعہ ڈال لیں۔ اور ایک وقت مقرر ہو جائے۔ کہ فلاں تاریخ کی اتنی دنوں کے اندر تفسیر لکھی جائے۔ پھر وقت مقررہ پر دونوں طرف کے نمائندے تفاسیر پیش کر دیں۔ اور ہر فریق دوسرے کو کاپی دے دے۔ جو بعد ازاں اکٹھی چھپ جائیں۔ اور دونوں فریق اس کا خرچ برداشت کریں اور چھپنے پر برابر برابر کاپیاں لے لیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اعجاز المسیح کے وقت اسی رنگ میں تفسیر لکھی ہے۔ اس مقابلہ میں یہ تو سوال ہی نہیں۔ کہ الگ تفسیر لکھی گئی۔ تو دوسرے لوگ مدد دے دیں گے۔ کیونکہ اول تو یہ سہولت مولوی صاحب کو بھی حاصل ہوگی۔ دوسرے اس قسم کی تفسیر کی خوبی تو نئے معارف سے ظاہر ہوگی۔ اور یہ معارف تو بہرحال عارف ہی بیان کر سکتا ہے۔ ورنہ ظاہری علم تو یقیناً مولوی صاحب کا مجھ سے زیادہ ہے۔ اس کا تو انکار میں نے کبھی کیا ہی نہیں وہ ایم۔ اے ہیں۔ اور میں پرائمری پاس بھی نہیں ہوں۔ میں ان کی اس فوقیت کا مقر ہوں۔ مجھے تو جس امر میں اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ میں کہتا ہوں۔

خدا تعالےٰ میری مدد کرتا ہے۔

اور وہ کہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ میری مدد کرتا ہے۔ گویا الٰہی مدد اور نصرت کا سوال ہے۔ کسی ذاتی علم کا سوال نہیں۔

پس وہ اس طریق کو اختیار کر کے دیکھ لیں۔ جو میں نے تجویز کیا ہے۔ پھر خود بخود ان پر واضح ہو جائے گا کہ اس میں مجھے ان پر فوقیت حاصل ہے۔ یا ان کو مجھ پر فوقیت حاصل ہے لیکن اگر باوجود میرے اس طریق کو پیش کر دینے کے مولوی صاحب نے اپنے طریق کو نہ بدلا۔ تو میں انہیں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ صرف اللہ تعالےٰ کو اپنے اوپر ناراض کرنے کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ لوگ خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ اس کو ناراض کرنے کے حیلے ڈھونڈ رہے ہیں۔ اگر وہ اس طریق سے باز نہیں آئیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی ذلت کے سامان کرے گا وہ ہمارے متعلق بے شک جو چاہیں کہیں ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ گو اقلیت میں ہیں مگر انہوں نے ایک بڑی اکثریت سے جو ہماری مخالف ہے۔ صلح کی ہوئی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں سے ایک بڑی اکثریت کو اُن سے ہمدردی ہے اور وہ انہیں مسلمان کہہ کہہ کر خوش کرتے رہتے ہیں۔ پس دُنیوی طاقت کے لحاظ سے بے شک وہ ہم سے بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارا اور ان کا مقابلہ دُنیوی طاقت سے نہیں۔ یہ کوئی جسمانی لڑائی بھڑائی نہیں۔ جس میں عدد اور شمار کا سوال زیادہ اہمیت رکھ سکتا ہو۔ یہ

الٰہی مدد اور الٰہی گرفت کا سوال

ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جو باتیں آج مصری صاحب میرے متعلق کہہ رہے ہیں۔ ایسی ہی باتیں اُن کی پارٹی کے بعض آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا کرتے تھے۔ پس اگر ایسی باتیں کہنا کوئی ثبوت ہوتا ہے۔ تو پھر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور ان کو معلوم ہے۔ کہ ایسی ہی باتیں پہلے انبیاء و خلفاء اور خدا تعالےٰ کے مقدس اور پاک لوگوں کے متعلق ان کے دشمن کہتے چلے آئے ہیں۔ وہ مبالغہ سے بھی کام لیتے رہے ہیں۔ وہ جھوٹ سے بھی کام لیتے رہے ہیں۔ وہ دھوکا اور فریب بھی استعمال کرتے رہے ہیں اور ہزاروں ترکیبیں اپنی فتح کی ایجاد کرتے رہے ہیں۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اسی طرح اب انشاء اللہ دُنیا دیکھ لے گی۔ کہ میرے مخالف کامیاب نہ ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ باوجود ان باتوں کے میری طرف کھینچ کھینچ کر لاتا جائے گا۔ اور میرے ذریعہ سے انشاء اللہ احمدیت اور اسلام کی ترقی دُنیا کے چاروں گوشوں میں ہوتی جائے گی اور دُشمن حسد کی آگ میں جلتا چلا جائے گا۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ پہلے لوگوں کے حالات مولوی صاحب کے سامنے ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ گند میں پتھر مارنے سے باز نہیں آتے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہے جاتے ہیں۔ کہ ہمیں ڈر ہے۔ یہ باتیں مشہور نہ ہو جائیں۔ حالانکہ ان کیچڑ اچھالنے والوں کو

چندہ دینے والے بالعموم بیعتی

ہی ہوتے ہیں۔ چند سال پہلے جب مستریوں کی طرف سے شورش اٹھی تھی۔ تو اسوقت بھی ان لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ ہم نے ان کے لٹریچر کی اشاعت میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ مگر بغداد سے بعض دوستوں نے لکھا ہے۔ کہ یہ غلط ہے۔ خود احمدیہ بلڈنگز سے ایک غیر مبایع کو ایسا لٹریچر آتا رہا ہے۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس غیر مبایع نے اس کی تصدیق بھی کر دی تھی۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ شہادت انہی دنوں "الفضل" میں بھی شائع کرا دی گئی تھی۔ اسی طرح ہمارے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ ان کی انجمن کے بعض افسروں نے اپنے کارکنوں کو رقعے لکھے ہیں۔ کہ فلاں شخص مثلاً مستری عبدالکریم کو اتنے روپے دے دو۔ ایک شخص ان لوگوں میں سے باغی ہو کر الگ ہو گیا تھا۔ اس نے ان کی انجمن کے تمام ریزولیوشنوں کی نقل اور اُن چٹھیوں کی کاپیاں تک مجھے بھجوا دیں۔ وہ غالباً محاسب کے عہدہ پر کام کر چکا تھا۔ تو یہ درست نہیں۔ کہ یہ لوگ

ہمارے مخالفوں کی مدد

نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ خود انہیں اُکساتے ہیں۔ خود ان کی مدد کرتے ہیں۔ خود ان کی باتوں کو پھیلاتے ہیں۔ اور روپے والے ان کی روپوں سے مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی لائل پور کا ایک پیغامی یہاں آیا۔ اور اس نے ایک معقول رقم انہیں مدد کے طور پر دی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ اگر ان کا کوئی آدمی لائل پور آئے۔ تو وہ اور بھی مدد کر دیں گے۔ اسی طرح اور لوگ بھی ان کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ اور جب یہ معترض وہاں جاتے ہیں۔ تو وہ ان کی کافی مدد کرتے رہتے ہیں۔

پس یہ غلط ہے۔ کہ ان باتوں کے پھیلنے سے ان کو رنج ہوتا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ ان باتوں کے پھیلانے میں ان کا حصہ ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں ان باتوں پر کوئی غصہ نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ اس قسم کی باتیں کرنے والا زیادہ دیر تک لوگوں میں اپنی حیثیت قائم نہیں رکھ سکتا۔ آخر تک یہ حقیقت لوگوں کی نظر سے مخفی رہ سکتی ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ خود فتنہ کھڑا کریں۔ خود اس فتنہ کی آگ کو ہوا دیں۔ خود فتنہ پردازوں کی مدد کریں خود ان کی باتوں کو لوگوں میں پھیلائیں۔ اور پھر بڑے ناصح اور مشفق بن کر کہنے لگ جائیں۔ کہ ہمیں ان باتوں کا سخت صدمہ ہے۔

281

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمیں ڈر ہے۔ کہ یہ باتیں کہیں پھیل نہ جائیں۔ تو یہ بات دنیا کے علم سے زیادہ دیر باہر نہیں رہ سکتی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کوئی وقت ایسا بھی آجایا کرتا ہے۔ جب کہ

عفو کرنا جائز نہیں ہوتا

پس ممکن ہے۔ ہم پر بھی کبھی وہ وقت آجائے۔ جب کہ ہمارے لئے عفو اور خاموشی ناجائز ہو جائے۔ اور ہم کو بھی اُن کے مقابلہ میں ان کی باتوں کی تشہیر کرنی پڑے اور اگر ایسا موقع پیش آیا تو یقیناً اس کی ذمہ داری پیغامیوں کی جماعت پر ہی ہوگی۔ اور پھر کوئی پیغامی ہم پر ناراض نہ ہو بلکہ اپنے امیر پر ناراض ہو۔ کیونکہ وہ متواتر اس طریق کو اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں جو

شرافت اور تہذیب کے بالکل خلاف ہے۔

لاہور کے ایک ہندو جو ہندوؤں کے مشہور لیڈر ہیں۔ ان کی لڑکی کے متعلق کئی سال ہوئے اخبارات میں بڑا شور اٹھا کہ اس کی خط و کتابت کسی شخص سے پکڑی گئی ہے۔ الفضل کا ایڈیٹر میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ فلاں ہندو کی لڑکی کے خطوط پکڑے گئے ہیں۔ یہ واقعہ ایسا مشہور ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ کئی سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب تک بھی کبھی کبھی اخبارات میں اس کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ آٹھ دس دن ہوئے ایک ہندو اخبار میں نے کھولا تو اس میں ایک مقام پر اس لڑکی کا ذکر تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ اس کے فلاں سے تعلقات تھے۔ اور گو اس نے نام بھی لکھ دئے اور بیسیوں اخبارات میں بھی یہ بات آچکی ہے۔ مگر میں اب بھی یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ ان کے نام لوں۔ تو

"الفضل" کا ایڈیٹر

میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یہ شخص سلسلہ کا سخت مخالف ہے۔ اب خدا نے ہمیں ایک موقع عطا کیا ہے۔ اس کی لڑکی کے خطوط پکڑے گئے ہیں۔ بہتر ہے۔ کہ ہم بھی اس واقعہ کا اپنے اخبار میں ذکر کر دیں۔ میں نے اسے کہا۔ بیشک خدا تعالےٰ نے تمہیں یہ موقع دیا ہے۔ مگر یہ موقع خدا تعالےٰ نے تمہیں اپنی شرافت کے اظہار کا دیا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ تم اس کے خلاف پروٹسٹ کرو کہ

ایک مسکین اور بے کس لڑکی

کے خلاف اخبارات میں جو پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ یہ نہایت ہی کمینہ پن اور اخلاق سے گرا ہوا فعل ہے۔ چنانچہ ہمارے اخبار میں عام اخبارات کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ مگر اس ہندو لیڈر نے ہمیں اس کا یہ بدلہ دیا کہ جب مستریوں کا فتنہ اٹھا۔ تو اس نے ہمارے خلاف خوب لکھا۔ مجھے جب اس کا علم ہوا۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اور میں نے سمجھا اب کسی شریف آدمی کے سامنے بھی یہ دونوں باتیں رکھ دی جائیں۔ کہ ہم نے اس سے کیا سلوک کیا۔ اور اس نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تو یقیناً ہماری ہی فتح ہوگی۔ اور ہر شریف انسان کے دل میں ہماری عزت اور عظمت بیٹھ جائے گی۔ آج کل بھی اس کے بیٹے کے متعلق اخبارات میں بعض حملے ہوئے تو ہمارے اخبار نے میرے اسی حکم کے مطابق جو میں نے اس وقت دیا تھا۔ اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا حالانکہ جس طرح وہ ہمارے خلاف ہمیشہ لکھتا رہتا ہے۔ اس کے لحاظ سے اگر وہ چاہتے تو وہ خود بھی اس واقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے خلاف لکھ سکتے تھے۔ مگر انہیں چونکہ میری پالیسی کا علم تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر پھر بھی کبھی اس پر یا اس کے خاندان کے کسی فرد پر کوئی غیر شریفانہ حملے ہوئے تو ہم کبھی حملہ کرنے والوں کی حمایت نہیں کریں گے۔ اور کبھی وہ طریق اختیار نہیں کریں گے۔ جو وہ ہمارے متعلق اختیار کرتا رہا ہے۔ کیونکہ شریف شرافت سے بدلہ لیا کرتا ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ ایک افسر تھا۔ جسے اپنے ماتحت سے ضد تھی۔ اور وہ کبھی کبھی اس پر سختی کر لیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے اسے گالی دیدی وہ ماتحت بہت باغیرت نوجوان تھا۔ اسے یہ بات بہت بری معلوم ہوئی۔ مگر چونکہ وہ افسر کے مقابلہ میں کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ اس لئے خاموش ہو رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد جنگ چھڑ گئی اور اسی افسر کو ایک بالا افسر کی طرف سے ایک پہاڑی فتح کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور اسے تاکید کی گئی کہ جس طرح بھی ہو یہ پہاڑی ضرور فتح کی جائے اس نے بہت زور لگایا۔ مگر وہ اس پہاڑی کو فتح نہ کر سکا۔ جب وہ عاجز آگیا تو اس نے تمام سپاہیوں کو اکٹھا کیا اور کہا آج میری اور تمہاری فوج کی عزت کا سوال ہے۔ اور مجھے ایسے نوجوان درکار ہیں۔ جو اپنی جان قربان کرنے اور موت کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں۔ چونکہ اس پہاڑی کو فتح کرنا یقینی موت تھا۔ اس لئے اس نے جبری حکم نہ دیا بلکہ کہا کہ جو شخص خوشی سے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہے وہ آگے آئے یہ سنکر وہی نوجوان جسے اس نے گالی دی تھی۔ آگے بڑھا۔ اور اس نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کر دیا۔ اسے دیکھ کر اور نوجوان بھی آگے بڑھے اور انہوں نے بھی اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ چنانچہ ان سب نے پہاڑی پر دھاوا بول دیا اور اس نوجوان نے تو ایسی بے جگری سے حملہ کیا کہ اپنی طرف سے موت قبول کرنے میں اس نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جہاں

گھمسان کی لڑائی

ہوتی وہاں وہ پہنچ جاتا۔ اور جہاں زیادہ خطرہ ہوتا۔ اس میں بے دھڑک کود جاتا۔ آخر یہ جدوجہد نتیجہ خیز ہوئی۔ اور وہ پہاڑی فتح ہوگئی۔ فتح کے بعد نام چونکہ افسر کا ہی ہونا تھا۔ اور اعزاز افسر کو ہی ملنا تھا۔ اس لئے وہ بڑی خوشی کے ساتھ نیچے کھڑے ہو کر یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ جب فتح کے بعد وہ نوجوان واپس آیا۔ تو افسر نے آگے بڑھ کر اس کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا۔ میں تم کو مبارک باد دیتا ہوں مگر جب اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو نوجوان نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور کہا۔ آپ کو یاد ہے۔ آپ نے فلاں وقت مجھے گالی دی تھی۔ میرے دل میں اس گالی کا احساس تھا۔ اور میں نے آج اس گالی کا آپ سے اسی طرح بدلہ لے لیا ہے۔ جس طرح ایک شریف بدلہ لیا کرتا ہے۔ کیونکہ میری اس قربانی کی وجہ سے آپ کا نام مشہور ہوگا۔ آپ کو رتبہ میں ترقی ملے گی۔ اور آپ کو اعزازی خطاب مل جائیں گے۔ شریف اسی رنگ میں بدلے لیا کرتے ہیں مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے بعض دفعہ جب بات حد سے بڑھ جاتی ہے۔ تو پھر کسی حد تک ان باتوں کا جواب بھی دینا پڑتا ہے۔ عیسائی ہمیشہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے کیا کرتے تھے۔ اور مسلمان چونکہ ان کے حملوں کا جواب نہیں دیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ اسلام کے بانی میں عیب ہی عیب ہیں۔ اگر کسی میں عیب نہیں۔ تو وہ یسوع کی ذات ہے وہ

خون کا دریا

برسوں سے سیروں خون بواسیر کا جاتا ہوا فوراً بند ہو جاتا ہے لطف یہ کہ اگر اس دوائی کو باقاعدہ استعمال کیا جائے تو یقیناً ہمیشہ کے لئے آرام آجاتا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

اقبال اینڈ کمپنی حافظ آباد پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی شرافت کے غلط معنی

لیتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے چونکہ ہم گند اچھالتے ہیں۔ اور یہ نہیں اچھالتے اس لئے معلوم ہوا کہ واقعہ میں ان کے سردار میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں دنوں کے بعد دن گزرے۔ ہفتوں کے بعد ہفتے۔ سالوں کے بعد سال اور صدیوں کے بعد صدیاں سات آٹھ سو سال تک عیسائی متواتر گند اچھالتے رہے۔ اور مسلمان انہیں معاف کرتے رہے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اجازت دی۔ کہ اب ذرا تم بھی ہاتھ دکھاؤ۔ اور انہیں بتاؤ کہ ہمیں تم میں کوئی عیب نظر آتا ہے یا نہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یسوع کو مخاطب کرتے ہوئے وہ باتیں لکھنی شروع کیں۔ جو یہودی آپ کے متعلق کہا کرتے تھے یا خود مسیحیوں کی کتابوں میں لکھی تھیں۔ ابھی اس قسم کی دو چار کتابیں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھی تھیں کہ

ساری عیسائی دنیا میں شور مچ گیا

کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہی ہم نے تم کو کہا تھا کہ تمہارا طریق اچھا نہیں مگر تم نے ہماری بات کو نہ سمجھا۔ آخر جب خود تم پر زد پڑنے لگی۔ تو تمہیں ہوش آگیا۔ اور تم کہنے لگ گئے کہ یہ طریق درست نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ اس کے متعلق ایک لطیفہ بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بعض دفعہ حقیقت معلوم کرنے اور دوسرے کا جائزہ لینے کے لئے انسان کو ایسا طریق بھی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جو عام طریق کے مخالف ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے کہ کوئی سکھ صاحب تھے ان کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ ڈاڑھی بھی ان کی بڑی لمبی تھی۔ اور چہرے پر قدرتی طور پر بال بھی بہت زیادہ تھے۔ سکھوں میں چونکہ مذہباً بال کٹوانے منع ہیں۔ اس لئے ان کے بال بے تحاشا بڑھے ہوئے تھے۔ وہ ایک دن اپنے چبوترہ پر بیٹھے تھے۔ اور بالوں کی کثرت کی وجہ سے حال یہ تھا۔ کہ ان کے ہونٹ بالکل چھپے ہوئے تھے۔ مسلمان چونکہ مونچھیں کتروا تے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کے ہونٹ صاف طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ مگر ان سکھ صاحب کے بال چونکہ قدرتاً بہت بڑے بڑے تھے۔ اور پھر انہوں نے مذہبی لحاظ سے ان بالوں کو کبھی ترشوایا بھی نہیں تھا۔ اسلئے مونچھوں اور چہرے اور ڈاڑھی کے بالوں سے ان کے ہونٹ بالکل چھپ گئے تھے اتفاقاً ان کے پاس سے کوئی مسلمان گزرا۔ اور وہ کھڑا ہو کر حیرت سے ان کا مونہہ دیکھنے لگ گیا۔ مزید اتفاق یہ ہوا کہ اس وقت وہ سکھ صاحب کسی فکر میں خاموش بیٹھے تھے۔ اب یہ دیکھ دیکھ کر حیران تھا کہ یہ کیا تماشہ بنا ہوا ہے۔ مگر اسے کچھ سمجھ نہ آئی۔ آخر قریب آکر اس نے ان سکھ صاحب کے ہونٹوں کے قریب ہاتھ مارا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ ان کے ہونٹ بھی ہیں یا نہیں اب ایک بھلا مانس بیٹھا ہوا ہو اور کوئی گزرنے والا اس کے مونہہ پر ہاتھ مارنا شروع کر دے۔ تو اسے لازماً غصہ آئیگا۔ سردار صاحب نے بھی آنکھیں کھولکر اسے سخت سست کہنا شروع کر دیا۔ اور کہا نامعقول یہ کیا حرکت کرتا ہے۔ وہ کہنے لگا سردار جی معاف کرو اتنا ہی دیکھنا تھا کہ آپ بولتے کس طرح ہیں۔ تو بعض دفعہ

کسی دوسرے پر اس کی حقیقت واضح

کرنی پڑتی ہے۔ اور بعض دفعہ خود کوئی مخفی حقیقت معلوم کرنے کی تڑپ ہوتی ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں بعض دفعہ ایسے امور بھی زیر بحث لانے پڑتے ہیں۔ جن کو عام حالات میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ میرا طریق یہی ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے اس سے بچا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص ہمیں اس پر مجبور کر دے۔ یا ضرورت ہمیں یہ طریق اختیار کرنے پر مجبور کر دے۔ تو پھر اس کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہو سکتی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عیسائیوں نے اس امر پر مجبور کر دیا تھا کہ آپ یسوع کے حالات بے نقاب کریں۔ مگر جب آپ نے انہی کی کتابوں میں سے حالات بیان کرنے شروع کر دیئے تو عیسائی گھبرائے۔ اور انہوں نے رفتہ رفتہ اس طریق کو ترک کر دیا جس طریق کو وہ پہلے بڑی شد و مد کے ساتھ استعمال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ پہلے تو ان کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پے در پے ایسے رسائل نکلتے تھے جنمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی تھی مگر اب ہندوستان میں عام طور پر عیسائی ایسا نہیں کرتے یورپ میں ابھی ویلز اور فشر جیسے عیسائی مصنفین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بعض اس قسم کے توہین آمیز کلمات لکھ دیتے ہیں لیکن اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ ابھی ان کو اس رنگ میں جواب نہیں دیا گیا جس رنگ میں جواب دینا ایسے عیسائیوں کو ساکت کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم نے یورپ میں اس قسم کے جوابات شائع کرنے شروع کر دیئے۔ تو پھر عیسائی ہماری منتیں کرنے لگ جائیں گے۔ کہ ایسا نہیں چاہیئے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اگر یورپ کے عیسائی اس طریق سے باز نہ آئے تو انگلستان میں بھی اپنے مبلغین کو اسی قسم کا جواب دینے کی ہدائت کر دوں۔ پھر انہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ طریق کہاں تک پُر امن ہے۔ اب تو وہاں کی گورنمنٹ یہ کہہ دیا کرتی ہے کہ ہمارے ہاں اس قسم کے مصنفین کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کوئی قانون نہیں۔ لیکن جب ہم بھی ایسی باتوں کو شائع کرینگے تو اس وقت دیکھیں گے کہ وہاں کوئی قانون بنتا ہے یا نہیں

تو اس قسم کی مجبوریاں بعض دفعہ انسان کو اپنا طریق بدلنے پر مجبور کر دیا کرتی ہیں۔ لیکن جب تک مجبوریاں نہ ہوں ہم اپنا پہلا طریق عمل ہی جاری رکھیں گے اور کہیں گے کہ ان باتوں کا خدا خود فیصلہ کرے گا۔ ہمیں جواب دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں جب الٰہی قانون ہمیں اس بات کی ہدائت کرے کہ تم جواب دو۔ تو پھر

ہم جواب دینے پر مجبور ہونگے

اور میں جانتا ہوں کہ پھر یہی لوگ ہمارے آگے ہاتھ جوڑیں گے اور کہیں گے یوں نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲)

مجھے مجبوراً آج ان امور کے متعلق کچھ کہنا پڑا ورنہ ان دنوں میں تحریک جدید کے متعلق خطبوں میں مشغول ہوں اور آج بھی کچھ نہ کچھ اس موضوع کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ گو اب تین بجنے والے ہیں اور وقت بہت ہی کم رہ گیا ہے مگر پھر بھی میں دو چار منٹ میں

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کے ماہواری بیقاعدہ ہیں۔ رک رک کر یا ماہواری درد سے آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنے سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ کمر درد۔ سر درد کرتا رہتا ہے قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرتے وقت سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا طبیعت سست رہتی ہے تو آپ میری خاندانی مجرب دوا بنام "راحت" سے فائدہ اٹھائیں جو ماہواری خرابیوں کی حیرت انگیز اثر کرنے والی مفید دوا ہے قیمت مکمل خوراک سو محصولڈاک عہ۔ قادیان میں ملنے کا پتہ:۔ مولوی محمد یامین تاجر کتب

میرا پتہ:۔ اتیچ نجم النساء بیگم کوٹھی ۹۷ میو روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم امر کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ

دلا دیتا ہوں۔ مَیں بتا چکا ہوں۔ کہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلانے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ میں شروع سے بتاتا چلا آرہا ہوں۔ کہ تحریک جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ اگر ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی دے دے۔ تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آسکتا جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم کام کر سکتے ہیں۔ تو اسی طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور وہ قلیل گزاروں پر جوان کی حیثیت کے لحاظ سے قلیل ہوں۔ کام کریں چونکہ حقیقت بھی یہی ہے۔ اور تجربہ سے بھی یہی ثابت ہوا ہے۔ کہ جب تک مبلغ

اعلیٰ پایہ کی علمی قابلیت

نہ رکھتے ہوں۔ اسوقت تک تبلیغ سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہوگا کہ ہم ان نوجوانوں کو تعلیم دلائیں۔ نہ صرف دینی بلکہ دنیوی بھی۔ تاکہ بیرونی ممالک میں جب وہ کام کرنے کے لئے نکلیں تو ان کی راہ میں کوئی روک واقع نہ ہو۔ پس ہر نوجوان کو دو تین سال تک تعلیم دینے کے بعد پھر کام پر لگایا جائے گا بلکہ ڈیڑھ دو سال تو قادیان کی تعلیم پر ہی جو مذہبی اور دینی تعلیم ہے۔ خرچ ہو جائیں گے۔ اور ڈیڑھ دو سال انہیں بیرونی ممالک میں سے کسی ملک میں انگریزی یا عربی کی تعلیم دلانی پڑیگی تب کہیں جا کر وہ کام کے قابل بن سکیں گے۔ پس اس کے لئے آج ہی تیاری کی ضرورت ہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ اس وقت ہمارے پاس ۱۲ نوجوان ہیں۔ جو یا تو انگریزی کے گریجوایٹ ہیں۔ یا عربی کے گریجوایٹ ہیں۔ لیکن ابھی اور

بہت سے نوجوانوں کی ضرورت ہے

پہلے کام کو شروع کرنے کے لئے بھی اور آئندہ کام کو وسیع کرنے کے لئے بھی۔ پس میں آج پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں۔ اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آج کل اسلام کو اس کی ضرورت نہیں کہ تلوار اور بندوق سے جنگ کر کے جان قربان کی جائے۔ بلکہ آج کل اپنی جان قربان کرنے کا صرف یہی ذریعہ ہے۔ کہ نوجوان اپنی تمام زندگی اللہ تعالےٰ کے کلمہ کے اعلاء کے لئے صرف کر دیں

اگر ہماری جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیں۔ تو وہ دشمن کو کہہ سکتے ہیں۔ کہ تم تو کہتے ہو یہ جماعت گندی ہو گئی۔ اس جماعت میں کوئی قربانی کی روح نہیں رہی۔ یہ دین سے غافل اور لاپروا ہو چکی ہے۔ پھر اگر یہ جماعت ایسی ہی ہے۔ تو ہم لوگ کہاں سے پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کی ہر گھڑی خدا تعالےٰ کے دین کے اعلاء کے لئے وقف کر دی ہے۔ یہ

بہترین جواب

ہوگا۔ جو ہمارے نوجوان اپنے عمل سے دشمنوں کو دے سکتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس وقف کی شرائط وہی ہیں۔ جو شائع ہو چکی ہیں۔ بعض لوگ یونہی اپنے نام پیش کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کچھ مجبوریاں اور کچھ شرطیں بھی لکھ دیتے ہیں۔ یہ بالکل نادرست طریق ہے۔ ہماری طرف سے جسقدر شرائط ہیں وہ چھپی ہوئی موجود ہیں۔ وہ دیکھ لی جائیں۔ اور ان پر غور کرنے کے بعد اگر کوئی شخص تیار ہو۔ تو وہ ہماری طرف آئے۔ یونہی اپنا نام پیش کر دینا اور پھر عذرات بیان کرنے لگ جانا مومنانہ طریق نہیں۔ بلکہ اس طرح اپنے آپ کو پیش کرنا گناہ کا موجب ہے۔ کیونکہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ شخص جھوٹی شہرت چاہتا ہے۔ مَیں بتا چکا ہوں کہ اب کی دفعہ صرف ایسے ہی لوگ لئے جائیں گے جو یا تو انگریزی کے گریجوایٹ ہوں۔ یا عربی کے۔ اگر کوئی نوجوان اپنی تعلیم کے ایسے حصہ میں ہو۔ جس سے وہ عنقریب فارغ ہونے والا ہو تو وہ بھی اپنے آپ کو پیش کر سکتا ہے گو فیصلہ اسی وقت ہوگا۔ جب وہ اپنی تعلیم سے فارغ ہو جائے گا مثلاً وہ نوجوان جنہوں نے اب کی دفعہ بی۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ یا جو وکالت یا ڈاکٹری کی تیاری کر رہے ہیں۔ وہ اگر چاہیں تو اپنے آپ کو وقف کر سکتے ہیں۔ ان کے بقیہ زمانۂ تعلیم میں ہمیں بھی علم ہو جائے گا۔ کہ ہم انہیں لے سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور انہیں خود بھی علم ہو جائے گا۔ کہ وہ امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔

اس زمانہ میں

نوکریوں کا ملنا بہت مشکل

ہو گیا ہے۔ اور اگر کسی کو نوکری ملتی بھی ہے۔ تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گذارہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان نے تعلیم سے فارغ ہو کر گھر میں بیٹھ کر ہی روٹی کھانی ہے۔ تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیتا اور سمجھ لیتا۔ کہ گھر میں بیکار بیٹھنے سے یہ کروڑ درجے بہتر ہے۔ کہ

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کے تحفے

غیر مسلموں کے مقابلہ میں اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ واقع کشمیری بازار لاہور کے بے نظیر تحفے ہمیشہ استعمال فرمائیں

چنبن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ یہ تیل یونانی ادویات اور طب جدید کے اصول کے مطابق خاص کیمیاوی طریق سے روغن کدو اور سرسوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ بالوں کو سیاہ جلد کو نرم خشکی کو دور۔ دماغ کو قوت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے بچا کر لمبا۔ خوش نما۔ اور سیاہی پر لانا۔ نزلہ و زکام کو دور کرنا اس تیل کا خاص وصف ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت نہایت ہی کم رکھی گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ ایک بار ضرور استعمال فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کریں گے قیمت فی سیر مبلغ للعہ چار روپے۔ بوتل مبلغ تین روپے آدھا ایک روپیہ آٹھ آنہ پوا بارہ آنہ۔ نمونہ کی شیشی چار آنہ۔

گلزار سینٹ فلاور موسم بہار کے تازہ اور چیدہ چیدہ پھولوں کی روح زمانہ حال کی خوشبوؤں کا شہنشاہ جو کہ منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو کو بدلتا ہے۔ اور خوشبو کئی روز تک قائم رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ یا شیشی کلاں بارہ آنہ نمونہ چار آنہ۔ اس کے علاوہ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطریات۔ روغنیات کریم۔ سنو۔ سرخی۔ پوڈر۔ صابون وغیرہ بازار سے مقابلتاً ارزاں فروخت ہوتے ہیں فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ دوپر فیوم کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان دین کی خدمت کرکے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرے اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دعا حاصل کرتا رہے۔ یہ کتنا بڑا اعجاز ہے جو اسے حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر کئی آدمی گھر میں بیٹھے مکھیاں مارتے رہیں گے اور ہر روز اخبارات دیکھتے رہیں گے کہ کہیں اس میں کوئی ملازمت کا اعلان تو نہیں۔ اور جب انہیں کوئی اعلان نظر آئے گا۔ تو فوراً درخواست بھیج دیں گے چند دن بعد جواب آجائے گا۔ کہ جگہ پُر ہو گئی ہے۔ یا ہمیں جس لیاقت کا آدمی چاہیئے تھا وہ تم میں نہیں۔ یا انٹرویو کے لئے آجاؤ۔ مگر آنے جانے کا خرچ تمہارا ہوگا۔ یہ پندرہ بیس روپے خرچ کرکے وہاں پہنچیں گے۔ تو معلوم ہوگا کہ وہاں چار پانچ سو امیدوار ہیں۔ جو ان سے لیاقت میں کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور یہ ان میں ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسے اونٹوں میں بلّی۔ چنانچہ یہ وہاں سے ناکام و نامراد گھر واپس آئیں گے۔ ماں باپ گالیاں دیں گے کہ بے حیا ہمیں تجھ سے امید تھی کہ تو ہماری مدد کرے گا۔ مگر تو نے الٹا ہم پر دس پندرہ روپے کا مزید قرض چڑھا دیا۔ یہ حالات ہیں جو آجکل عام طور پر نوجوانوں کو پیش آتے رہتے ہیں۔ پھر کیوں وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ جب خدا نے ہمیں ایک ایسی جماعت میں پیدا کیا ہے جو دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہے۔ تو اپنے آپ کو

دین کی خدمت کے لئے وقف

کر دیا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کا وہ اعزاز حاصل کیا جائے۔ جس سے بڑا اور کوئی اعزاز نہیں۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہم ایسے ہی لوگ لیں گے جو ہمارے معیار پر پورے اتریں گے اور جن کے متعلق ہمیں یہ یقین ہوگا۔ کہ وہ ہمارے کام کے اہل ہیں۔ بعض ممکن ہے محنتی نہ ہوں۔ بعض ممکن ہے اچھی تقریر نہ کر سکتے ہوں۔ اسی طرح ممکن ہے بعض میں دین کی محبت اور اخلاص کم ہو۔ بعض کے متعلق شبہ ہو کہ وہ سچائی کے معیار پر پورے نہیں اتریں گے۔ بعض علوم میں ترقی کی قابلیت نہ رکھتے ہوں۔ اور چونکہ اس قسم کے تمام امکانات ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ اُن میں سے

ہم مناسب حال نوجوانوں کو چنیں گے

مگر بہرحال جو اپنے آپ کو پیش کریں گے انہی میں سے ہم چنیں گے۔ جو اپنے آپ کو پیش ہی نہیں کریں گے ان کا انتخاب ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔ پس میں آج کے خطبہ کے ذریعہ پھر اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو دوست گریجوایٹ ہوں۔ یا مولوی فاضل ہوں یا فنون عالیہ سیکھ رہے ہوں وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاہم انتخاب کر سکے اُس تعداد کو پورا کر سکیں۔ جس تعداد کو پورا کرنا اس دوسرے دور میں میرا منشا ہے۔ اگر ایسے نوجوان ہمیں جلد میسر آجائیں۔ تو وہ موجودہ نوجوانوں کے ساتھ ہی تعلیم سے فارغ ہو جائیں گے گو ان کی نو ماہ سے پڑھائی شروع ہے مگر نو ماہ کی پڑھائی کی کمی کو پورا کرنا ان کے لئے کوئی زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔ اگر وہ توجہ اور محنت سے کام کرینگے تو امید ہے کہ یہ کمی بہت جلد پوری کر لیں گے۔ اور اس طرح ہمارے لئے بھی آسانی رہے گی۔ کہ ہمیں دو دفعہ سکول نہیں کھولنا پڑے گا۔ اور نہ دو دفعہ مدرسوں کو ان کی تعلیم کے لئے مقرر کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر جلد یہ تعداد پوری نہ ہوئی۔ تو دو سال ان کی تعلیم اور پیچھے جا پڑے گی۔ اور اس کام میں زیادہ وقفہ پڑ جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے نوجوانوں نے دلیری کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا ہوا ہے اسی طرح اور نوجوان بھی اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ میرے پہلے اعلان کے بعد اسوقت تک پانچ سات درخواستیں آچکی ہیں۔ مگر یہ تعداد کافی نہیں۔ اور انتخاب کے لئے تو اس سے بہت زیادہ تعداد کی ضرورت ہے۔ پس دوست اپنے آپ کو وقف کریں۔ مگر یہ ضروری ہوگا۔ کہ وہ

بلا شرط اپنی زندگی وقف کریں

جو شخص کسی شرط کے ساتھ اپنے آپ کو وقف کرتا ہے۔ اس کا وقف بالکل فضول ہے۔ یہ ساری عمر کا وقف ہوگا۔ اور ان کا یہ اختیار نہیں ہوگا۔ کہ وہ پیچھے ہٹیں۔ ہاں ہمیں یہ اختیار ہر وقت حاصل رہیگا۔ کہ ہم چاہیں تو انہیں شروع میں ہی رد کر دیں اور چاہیں تو کام کے دوران میں ان کو فارغ کر دیں۔ ہم ایسے نوجوانوں کو پہلے دین کی تعلیم دلائیں گے۔ اور صحیح اسلامی تمدن انہیں بتائیں گے۔ اس کے بعد انہیں دنیوی تعلیم دلائیں گے۔ اور پھر ہم ان سے یہ امید رکھیں گے۔ کہ وہ اپنی زندگی اسلام اور احمدیت کی اشاعت بنی نوع انسان کی ہمدردی اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے صرف کر دیں ہمیں ایسے نوجوان نہیں چاہئیں۔ جو حکومت کے طالب ہوں۔ بلکہ ہمیں وہ نوجوان چاہئیں جو سچے طور پر غرباء کی خدمت اور اپنے سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ان واقفین کے ذریعہ وہ جماعت تیار نہیں کرنا چاہتا۔ جو افسروں کی جماعت ہو۔ بلکہ وہ جماعت تیار کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے ہر فرد کو یہ احساس ہو۔ کہ میں نے جماعت احمدیہ کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً خدمت کرنی ہے۔ جب تک اس رنگ میں کام کرنے والے ہمیں نہیں ملیں گے اسوقت تک وہ تمدن قائم نہیں ہو سکتا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں قائم کیا تھا۔ اور جس کے قائم کرنے کی آپ نے تعلیم دی ہے ہاں یہ یاد رکھو کہ وہ شخص جو

خدا تعالےٰ کے لئے ذلّت

اختیار کرتا ہے۔ وہ بہت زیادہ عزت حاصل کرتا ہے۔ کوئی تم میں سے یہ خیال نہ کرے کہ وہ خدا تعالےٰ کے دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرکے۔ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو لوگوں کی نگاہ میں ذلیل کر لے گا۔ ذلیل وہی ہوتا ہے۔ جس کے دل میں دوغلی حکومت ہوتی ہے۔ آدھی خدا کی اور آدھی شیطان کی۔ ایسا شخص کبھی ذلّت بھی دیکھ لیتا ہے۔ مگر وہ جس کے دل پر خالص خدا تعالےٰ کی حکومت ہو وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ کئی ہیں جو کہتے ہیں کہ غرباء کی کوئی قدر نہیں۔ بے شک دنیا میں غرباء کی کوئی قدر نہیں۔ مگر وہ جو خالص خدا تعالےٰ کیلئے غریب ہو اس کی پھر بھی عزت ہوتی ہے۔ مگر وہ جو دوغلی چال چلے وہ اگر کسی وقت عزت پاتا ہے۔ تو دوسرے وقت ذلیل بھی ہو جاتا ہے آخر خود ہی غور کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کونسے امیر تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اتنا سادہ لباس ہوا کرتا تھا کہ اس کی کوئی حد نہیں۔ مگر باوجود اس کے بڑے سے بڑا آدمی آپ کی عزت کرنے پر مجبور ہوتا تھا۔ اسی طرح مجھے دنیوی لحاظ سے کونسی دولت حاصل ہے۔ مگر دنیا میں

کون ہے جو مجھے ذلیل سمجھ سکے

کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے خدا تعالےٰ کے فضل سے اُسے شکست ہی کھانی پڑتی ہے۔ تو عزت کے مختلف موجبات ہوا کرتے ہیں۔ کبھی دولت عزت کا موجب ہوتی ہے۔ اور کبھی علم عزت کا موجب ہوتا ہے۔ اور کبھی عرفان عزت کا موجب ہوتا ہے۔ دولت ہمارے پاس نہیں۔ مگر علم روحانی خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پاس بہت ہے۔ اگر ہمارے پاس امراء آتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ وہ ہم سے کسی جائداد کے طالب ہوتے ہیں بلکہ اسلئے کہ روحانی فائدہ حاصل کریں۔ اگر نواب آتے ہیں تو وہ بھی اسی لئے۔ اور یہ خزانہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پاس بہت ہے۔ اسی طرح اگر کوئی

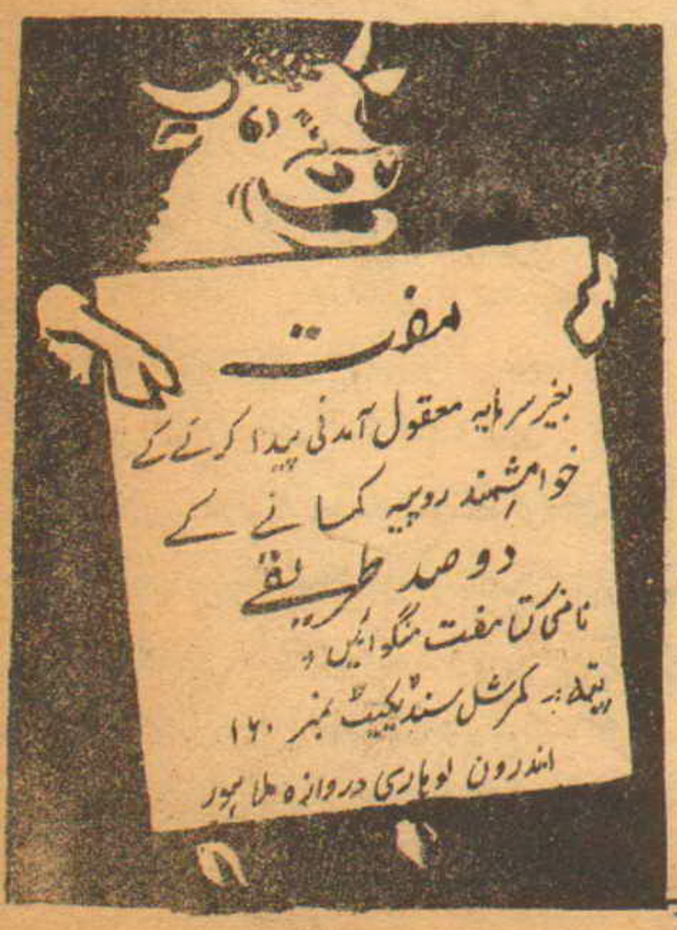

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم ہمارے پاس آئے گا تو اس لئے نہیں کہ ہم اس کا کوئی وظیفہ مقرر کر دیں بلکہ وہ کوئی علمی فائدہ ہم سے اٹھانا چاہے گا یا اپنے علمی خیالات کے متعلق ہم سے تبادلہ خیالات کرنا چاہے گا۔ اور یہ ذخیرہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں بہت دیا ہوا ہے اس کے مقابلہ میں ہم کسی کے دروازے پر جاتے ہی نہیں۔ پس اس بات کا کوئی سوال ہی نہیں کہ وہ کیا سمجھے گا۔ وہ جو جی میں آئے سمجھے مگر جو ہمارے پاس آئے گا وہ وہی چیز لینے آئے گا جو علمی رنگ میں ہمارے پاس ہے اور وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پاس تھوڑی نہیں بلکہ بہت کافی ہے اسی لئے صوفیاء نے کہا ہے سالکین کو امراء کے دروازوں پر نہیں جانا چاہئے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں

بئس الفقیر علیٰ باب الامیر

وہ فقیر جو کسی امیر کے دروازے پر جاتا ہے وہ بہت ہی ذلیل ہوتا ہے۔ اسے کس نے کہا تھا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کے اور دوسرے کے دروازے پر جا کر بھیک مانگے۔ پس اگر یہ دوسرے کے دروازے پر جاتا نہیں اور خود اس کے پاس دولت نہیں تو جو شخص اس کے پاس آئے گا روحانی علم سیکھنے ہی آئے گا۔ اور جب وہ علم سیکھنے کے لئے آئے گا۔ تو لازماً عزت کرنے پر بھی مجبور ہوگا۔

کہتے ہیں ایک فلسفی غالباً دیوجانس اس کا نام تھا۔ سکندر نے اس کی شہرت سنی تو اس نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا۔ چلو دیوجانس کی چل کر زیارت کریں۔ لوگوں نے کہا وہ سخت مزاج آدمی ہے آپ کی کوئی ہتک کر بیٹھے گا آپ اس کے پاس نہ جائیں۔ وہ کہنے لگا کیا حرج ہے۔ ہم نے اس سے اپنی عزت کروانے تھوڑا جانا ہے۔ ہم تو اس سے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ سکندر وہاں گیا۔ وہ اپنے مکان کے صحن میں لیٹا ہوا تھا۔ دیوجانس دراصل ان لوگوں میں سے تھا جو دنیا کو بالکل چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ جیسے سادھو ہوتے ہیں۔ پس وہ بھی ایک سادھو تھا۔ اسلامی صوفیوں کی طرح نہیں تھا۔ سکندر اس کے پاس کھڑا رہا مگر دیوجانس نے اس کی طرف مونہہ پھیر کر بھی نہ دیکھا۔ تھوڑی دیر کھڑا رہنے کے بعد سکندر اسے کہنے لگا کوئی میرے لائق خدمت۔ دیوجانس اس وقت دھوپ سینک رہا تھا وہ کہنے لگا۔ میں دھوپ سینک رہا تھا آپ نے آکر دھوپ روک لی ہے۔ بس آپ کے لئے اتنی خدمت ہی کافی ہے کہ سامنے سے ہٹ جائیے اور مجھے دھوپ سینکنے دیجئے سکندر اس کی اس بات کو سن کر حیران ہو گیا اور خاموشی سے واپس چلا آیا۔ اب دیکھو اس فلسفی نے دنیا سے چونکہ اپنی کوئی غرض نہیں رکھی تھی۔ اس لئے سکندر جیسا بادشاہ بھی اس کے پاس جانے اور اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو گیا تو ذلیل وہی ہوتا ہے جس کے دل میں کچھ نہ کچھ دنیا رہ جاتی ہے اور چونکہ اس کے دل میں دنیا کی محبت ہوتی ہے وہ محبت اسے ذلیل کر دیتی ہے اگر یہ دنیا کی محبت اپنے دل سے بالکل نکال دے اور اس کے تن پر کپڑا بھی نہ ہو تو پھر بھی کون ہے جو اسے ذلیل سمجھ سکے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ دنیوی دولت کے نہ ہونے کی وجہ سے تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ ذلیل وہی ہوتا ہے جو آدھا خدا کا ہوتا ہے اور آدھا شیطان کا اور آدھا تیتر آدھا بٹیر خدا تعالےٰ کو پسند نہیں ہوتا۔ یہ ادھر خدا تعالےٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور ادھر بندوں کے آگے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ مجھ پر رحم کرو۔ مگر وہ جو دنیا کی محبت اپنے دل سے بالکل نکال دیتا ہے اور کہتا ہے اگر مجھے بادشاہت ملی تو میں بادشاہت لے لوں گا اور اگر فقیری ملی تو فقیری قبول کر لوں گا۔ اگر تخت ملا تو تخت پر بیٹھ جاؤں گا اور اگر پھانسی کا تختہ ملا تو اس پھانسی کے تختہ پر چڑھ جاؤں گا۔ ایسے شخص کو کوئی نہیں جو ذلیل سمجھ سکے۔ یہ خود کسی کے پاس اپنی کوئی غرض لے کر جائیگا نہیں اور جو اس کے پاس آئیگا وہ اس سے کوئی علمی فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہی آئے گا اور اگر یہ سچا مومن ہے تو یہ خزانہ اس کے پاس اس کثرت سے ہوگا کہ باوجود خرچ کرنے کے ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔ پس

دین کی خدمت اور خدا تعالےٰ کی محبت

میں ہر قسم کی عزت ہے بشرطیکہ دنیا کا رعب دل سے مٹ جائے اور خدا تعالےٰ کا رعب دل پر چھا جائے اور دراصل ایسے شخص کا وقف ہی حقیقی وقف ہے۔

پس میں آج پھر جماعت کے نوجوانوں کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کرو اور اپنے عمل سے دشمن کو یہ جواب دو کہ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے دین کی خدمت میں تم سے ہزاروں گنے بڑھ کر ہیں۔ اس وقت تک ہی جس قدر نوجوانوں نے ہماری جماعت میں سے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب جو یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ ان کی جماعت شب و روز تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ ان کا مقابلہ اپنی جماعت کے نوجوانوں سے کریں تو انہیں پتہ لگ جائے کہ کونسی جماعت ہے جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور کونسی جماعت ہے۔ جس میں خدمت اسلام کی تڑپ ہے اگر ان میں ہمت ہے تو وہ بتائیں کہ ان کی جماعت کے کتنے گریجوایٹ اور مولوی فاضل ہیں جنہوں نے ان شرطوں پر اپنے آپ کو وقف کیا ہے۔ جن شرائط پر ہماری جماعت کے نوجوانوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس رنگ میں بھی

ہماری جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتے

لیکن میں کہتا ہوں جتنا کام ہو چکا ہے تم اس سے بھی زیادہ شاندار نمونہ دکھاؤ۔ پس میں پھر جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی شاندار قربانیوں کے ذریعہ اس امر کو ثابت کر دیں گے کہ ہماری جماعت دین کو دنیا پر مقدم رکھتی ہے اور

جھوٹا ہے وہ شخص

جو کہتا ہے۔ کہ تقویٰ اس جماعت کے دلوں میں سے نکل گیا۔ تقویٰ کا نمونہ اگر اس وقت روئے زمین پر کوئی جماعت دکھا رہی ہے۔ تو وہ صرف ہماری ہی جماعت ہے۔

وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء لا رادّ لفضلہ الا ھو یعزّ من یشاء ویذلّ من یشاء وبیدہ الخیر

اعلان

آئندہ کے لئے علی محمد صاحب کو جماعت احمدیہ دھرگ ضلع سیالکوٹ کا امین مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

ہمارے آہنی خراس (پیل چکی) پر
اڑھائی سو روپیہ ۲۵۰ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار
منافع حاصل کیجئے
تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ بھی خوش ہونگے
ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی فوج میں شامل ہونے والے پانچ ہزار سپاہی

"میں سمجھتا ہوں۔ تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہونگے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے مورد ہوئے"

"اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری جماعت کے دوستوں کے دلوں کو کھولے۔ تا وہ اس پانچ ہزار سپاہیوں کے لشکر میں شمولیت کا فخر حاصل کر سکیں۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک کشف کے ذریعہ دے چکے ہیں"

"حقیقت یہ ہے۔ کہ کئی سال سے میرا یہ خیال ہے۔ کہ یہی وہ فوج ہے جس کے ملنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی گئی تھی۔ اور اسی فوج کے ذریعہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اسلام کی فتح کے لئے ایک مستقل اور پائیدار بنیاد قائم کرے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں شامل ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کا دل تڑپ رہا ہوگا۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے کہ احباب کرام تحریک جدید کی مالی قربانی میں شاندار طریق سے حصہ لیں۔ خواہ ان کے راستہ میں بڑی سے بڑی مشکلات ہی کیوں نہ حائل ہوں۔ کیونکہ جب تک مشکلات برداشت نہ کی جائیں۔ تب تک اللہ تعالےٰ کا قرب بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس سال پنجم کی مالی قربانی میں احباب کو گذشتہ سالوں سے بڑھ کر حصہ لینا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی واقعہ میں مجبور و معذور ہو۔ مگر اس کا ایمان اسے پیچھے ہٹنے نہیں دیتا۔ تو میں اسے کہوں گا۔ کہ تم کوشش کرو۔ کہ تم اپنی پہلی جگہ پر کھڑے رہو۔ بلکہ اگر ہو سکے۔ تو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ بے شک اس سال چندوں کی بھرمار ہے۔ مگر جو کام ہمارے سامنے ہے۔ وہ بھی بہت بڑا ہے"

اس کے ساتھ ہی حضور نے اپنا جو اسوہ پیش فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے وعدہ پر بیس فی صدی اضافہ فرمایا ہے۔ پس حضور کی اقتدا میں اپنے سال چہارم کے وعدے سے زیادہ وعدہ پیش کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک جن جماعتوں اور افراد کے وعدے پیش ہوئے ہیں۔ وہ بالعموم سال چہارم سے اضافہ کے ساتھ ہیں۔ ان کی کسی قدر تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اخبار میں پیش کی جائیگی۔ پس جماعتوں اور ان کے افراد کے براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کرام کو سال چہارم سے اضافہ کرنا چاہیئے۔ ساتھ اس کے افراد اور جماعتوں کو یہ بھی یاد رہے۔ کہ ان کے وعدوں کی لسٹیں ابتدائی وقت میں ہی حضور کے پیش ہو جانی چاہئیں۔ تا انہیں سابقون الاولون کا ثواب حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں شامل ہو کر قربانی کرنے کی ہر ایک احمدی کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ضرورت ڈسپنسر

افریقہ کے ایک علاقہ میں ایک سند یافتہ ڈسپنسر کی خدمات کی ضرورت ہے۔ میٹرک پاس اور لیبارٹری کے کام جاننے والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ امیدوار بخوبی انگریزی بول اور لکھ سکتا ہو۔ تنخواہ ۱۳۰ روپے ماہوار کے قریب ملنے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ بجلی پانی لکڑی کوارٹر وغیرہ مفت ملے گی۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست دعا ہماری جماعت کے ایک نہایت مخلص متقی نوجوان چوہدری غلام رسول صاحب سگنیلر پریذیڈنٹ مجلس خدام الاحمدیہ وزیر آباد عرصہ دس یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں احباب سے دعاء صحت کے لئے درخواست ہے۔ شیخ اکرام اللہ ذریعہ آنریری سیکرٹری

بارہ مہینے **تین پیسے ماہوار** ۳۶ پیسے

یہ اعلان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کے بعد کبھی شائع نہ ہوگا

کارکنان رسالہ "رہبر باغبانی" گجرات پنجاب نے عوام کے فائدے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو اصحاب ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک دنیا کے کسی ملک سے رسالہ کا ڈاک خرچ چار آنے اور خرچہ پیکنگ پانچ آنے یعنی کل نو آنے کے ٹکٹ بھیجیں۔ ان کی خدمت میں ایک سال تک رسالہ جاری کر دیا جائے۔ اور سالانہ چندہ نہ لیا جائے۔ اس لئے آپ اشتہار ہذا کے دیکھتے ہی نو آنے کے ٹکٹ ڈاک لفافہ میں بند کر کے بھیج دیں۔ آپ کو بہترین اور کارآمد مضامین سے لبریز ماہوار رسالہ "رہبر باغبانی" پورے بارہ مہینے کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔

خط و کتابت کا پتہ:- چیف ایڈیٹر رسالہ رہبر باغبانی گجرات پنجاب

آپ کو جملہ طبی ضروریات کیلئے ویدک یونانی دواخانہ

لمیٹڈ دہلی سے کیوں ادویہ خرید کرنی چاہئیں

(اس لئے کہ)

(اول) یہ دواخانہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ ہے۔ اور اس کی آمد اشاعت اسلام کے لئے وقف ہے۔ اس کے سرپرست طبیب نہایت تعلیم یافتہ خاندانی اور تجربہ کار ہیں۔

(دوم) آپ بذریعہ خط و کتابت اپنی مرض کا علاج بسہولت کروا سکتے ہیں (سوم) یہ دواخانہ ایک لاکھ روپیہ کے منظور شدہ سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس لئے آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ ادویہ مناسب داموں پر فراہم کر سکتا ہے۔ (چہارم) اس کا مرکزی رجسٹرڈ دفتر قادیان دارالامان میں ہے اور اس کا نظم و نسق اور اس کی مجموعی پالیسی مرکزی پالیسی کے ماتحت ہے۔ (پنجم) اس دکان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص الخاص نسخہ جات تیار رہتے ہیں۔ (ششم) اس دواخانہ کے مرکبات بلحاظ نفاست اور صحت اجزا کے بہت شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے طبیب و ڈاکٹر صاحبان اپنے مریضوں کے علاج کے لئے یہیں سے ادویہ منگواتے ہیں ایک کارڈ لکھ کر مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے۔ مینیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل لال کنوآں دہلی

عسر طمث (حیض کا تکلیف سے آنا)

خون حیض کا بند ہو جانا۔ یا رک رک کر درد سے تھوڑا تھوڑا آنا۔ سر درد۔ کمر درد۔ پیڑو کا درد رہنا۔ ان کے دفعیہ کے لئے ہماری دوائی "حب ادواری" بہت ہی مجرب ہے ماہواری باقاعدہ اور کھل کر آتی ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک معاف

علاوہ ازیں بانجھ پن کا بھی علاج کیا جاتا ہے

سیلان الرحم (پانی پڑنا)

جن بہنوں کو پانی پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی تلیاں جلتی ہیں۔ دل دھڑکتا ہے۔ سر چکراتا ہے اور دن بدن کمزوری ہوتی جا رہی ہے وہ واقع سیلان منگا کر کھائیں۔ اللہ کے فضل سے تندرست ہو کر پھر سے نوجوان اور خوبصورت ہو جائیں گی قیمت ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک معاف

پتہ:- دواخانہ مفرح حیات نمبر ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ دواخانہ

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ دہلی

کی مندرجہ ذیل کرشمہ تاثیر اور اکسیر الاثر ادویہ آپ کو رعایتی قیمت پر جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان میں مل سکیں گی صرف اسی غرض کیلئے احمدیہ چوک میں ایک نئی دوکان تعمیر کی گئی ہے

تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے لاثانی مجربات عرق ماء اللحم خاص الخاص دو آتشہ لبوب کبیر طب یونانی کی یہ دونوں مرکبات الاراد ایجادات ہزاروں برس سے ضرورت مند احباب سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ کہیں دماغی کام کرنے والے مصنف۔ بیرسٹر اور طالبعلم اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ تو کہیں متلاشیان شباب اس کی اعجاز نمائی کے گیت گاتے نظر آتے ہیں۔ ان کی ہمہ گیر مقبولیت کا راز ان کے نسخوں کی افضلیت میں مضمر ہے۔ مجوزنے ان کے نسخوں میں وہ کمال پیدا کیا ہے۔ جس کی نظیر ممکن نہیں۔ حیوانات اور نباتات سے ایسے عجیب الاثر اجزاء منتخب کئے ہیں۔ کہ جن کا اثر نظام عصبی۔ نظام انہضام و دیگر اعضاء جسم پر برابر مفرح۔ مقوی اور مفید پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ دونوں ادویہ قرنیۃ الحمراء کو Red Corpuscles جن پر حیات جسمانی کا دارومدار ہے بڑھاتی ہیں۔ مختصر یہ کہ یہ دونوں مرکبات تقویت باہ۔ تقویت اعضائے رئیسہ دل و دماغ جگر کے لئے بہترین اور بے ضرر مرکبات ہیں۔

چنانچہ اس کے ثبوت میں ہم بیسیوں سرٹیفکیٹ پیش کر سکتے ہیں۔ مگر جگہ کی قلت کے پیش نظر صرف دو پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

جناب شیخ اعجاز احمد صاحب کمرشل جج دہلی تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے ہاں سے عرق ماء اللحم دو آتشہ اور لبوب کبیر نمونہ کے طور پر منگوا کر استعمال کئے۔ اور ان کو بہت مفید پایا۔ اس لئے ایک بوتل عرق اور لبوب کبیر کی مزید مقدار پھر منگوائی ہے۔ میں نے اپنے دوستوں سے اس کی تعریف کی تھی انہوں نے بھی ہر دو اشیاء منگوا کر استعمال کی ہیں اور وہ بھی ان کے مداح ہیں۔ موسم سرما میں استعمال کیلئے بہت اچھی چیزیں ہیں۔

مخدومی جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "راقم الحروف ایڈیٹر فاروق نے اس دواخانہ کا تیار کردہ ماء اللحم اور لبوب کبیر خرید کر استعمال کیا۔ تو واقعی ایسا نفع رساں۔ اور زود اثر اور خوش ذائقہ اور مفرح اور مقوی پایا۔ کہ دوسرے دواخانوں سے حقیقتاً سبقت لے گیا۔ اور یہ سب خوبی اس امر کی ہے۔ کہ پورے وزن کے ساتھ خالص اور اعلےٰ مفرد دوائیوں سے یہ مرکبات تیار کئے گئے ہیں۔ میرے اس بیان کی تصدیق ہر وہ شخص کر سکتا ہے۔ جو اس دواخانہ سے۔ کوئی دوائی مفرد یا مرکب منگا کر استعمال کر کے دیکھے۔ میں نے اپنی ذات پر جو اثر ان کی دوا میں محسوس کیا۔ وہ میرے لئے حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ مجھے اکثر کسی دوا سے خواہ وہ کس قدر تیز یا محرک ہو مطلق اثر نہیں ہوتا۔ مگر ویدک یونانی دواخانہ نے اپنا نمایاں اثر مجھ سے منوا لیا ہے۔ خدا کرے اس دواخانہ میں اسی طرح کام ہوتا رہے۔ تاکہ ترقی کے بام عروج پر پہنچ کر اپنی شہرت کو چار چاند لگا دے۔ آمین"

قیمت صہ رعایتی للعہ نصف عا۔ لبوب کبیر دس تولہ کی شیشی اصل قیمت عا ۸ رعایتی قیمت عہ

حب جواہرات عنبری

کمزوری۔ معدہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردوں کی اصلاح و طاقت کے لئے کرشمہ تاثیر دوا ہے چند روزہ استعمال طبیعت میں انقلاب۔ صورت میں تبدیلی۔ جسم میں قوت اور خون میں جولانی پیدا کر دے گا۔ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہو گی۔ آپ نوجوان بن کر زندگی کا لطف اٹھا سکیں گے۔ رگوں میں نیا خون دوڑے گا اور تمام اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آجائے گی۔ اور اولاد پیدا ہو گی۔

حب جواہرات عنبری ہر ٹانک سے افضل ہے۔ کیونکہ دیرپا اور مستقل اثر رکھتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اور عورت مرد دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیکر اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کر کے نئی زندگی بخشتی ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتی ہے نزلہ زکام۔ فالج۔ لقوہ۔ اور دردسر سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہاضمہ کو ترقی دیتی ہے۔ ایک گولی سہ پہر کو دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

چالیس گولی صہ رعایتی للعہ

قرص زکاوت

یہ ٹکیاں مرض جریان کی بیخ کنی کے لئے نہایت مفید چیز ہیں۔ جریان ایسی خطرناک بیماری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس میں جوہر حیات خود بخود فنا ہوتا رہتا ہے کمر میں درد۔ سر میں چکر۔ اعضاء میں کاہلی و سستی۔ حافظہ کمزور اور ہضم میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ مریض دق کا شکار ہو کر قبل از وقت موت کی تلخی کا مزہ چکھتا ہے۔ اس لئے اگر آپ جریان و احتلام وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں۔ تو جسقدر جلد ممکن ہو سکے ہمارے ہاں سے قرص زکاوت منگوا کر استعمال کریں۔ جو مرض جریان کے سلسلہ میں عارض ہونے والی جملہ بیماریوں کی مکمل دوا ہیں قیمت فی شیشی عہ

ترکیب استعمال ایک ایک قرص صبح و شام قبل از غذا ہمراہ مکھن نوش کریں۔

سرمہ بے نظیر

اس سرمہ کا نسخہ ہمیں حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے دستیاب ہوا ہے۔ اور مہینوں کی محنت سے اسے تیار کیا گیا ہے۔ یہ سرمہ کیا ہے ایک سرچشمہ نور ہے۔ اور آنکھوں کی قوتوں کا محافظ ہے۔ نظر کی کمزوری کو خواہ عمر کے کسی حصہ میں ہو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں جالا پڑ گیا ہو۔ پانی بہتا ہو۔ رو ہے (ککرے) ہو گئے ہوں۔ تو اس کے فوائد بھروسہ کے قابل ہیں پس طالبعلموں۔ جوانوں اور بوڑھوں کے لئے ہمارا مشورہ یہی ہے کہ آنکھوں کی حفاظت کرنی ہے تو اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولہ عہ رعایتی عہ

مکو

جگر اور طحال کے تمام امراض کا واحد اور مجرب علاج ہے۔ اس کا استعمال معدہ و امعاء کے ضعف کمی اشتہا پرانی بدہضمی۔ قبض دائمی۔ نفخ معدہ و امعاء و ریاحی بواسیر کے لئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے آلات انہضام صحیح ہو کر خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ اور جلدی امراض جلد رفع ہو جاتے ہیں ترکیب استعمال پانچ ماشہ دوا دو تین تولہ پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے پون گھنٹہ بعد استعمال کریں

قیمت فی شیشی عہ

قرص مقوی معدہ

اعلےٰ درجہ کی محلل ریاح۔ ہاضم طعام اور ملین ملکیاں معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہیں۔ پیٹ کا پھولنا۔ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ منہ سے تھوک کا زیادہ آنا۔ ریاح کا خارج نہ ہونا۔ پیٹ اور معدہ کا درد وغیرہ جملہ شکایات کو شرطیہ دور کرتے ہیں۔ ان کے استعمال سے خراش امعاء کی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔ ترکیب استعمال ایک یا دو قرص بعد از طعام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت رعایتی برائے جلسہ سالانہ ۴ فی شیشی

شربت فولاد

بھوک لگاتا ہے۔ غذا کو ہضم کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے جو لوگ بخاروں یا دوسری بیماریوں سے اچھا ہونے کے بعد عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہوں یا بغیر کسی ظاہری سبب کے روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہوں۔ وہ اس کو استعمال کر کے بہت جلد اپنی جسمانی کمزوری کو دور کر سکتے ہیں۔ اور اپنے وزن کو بڑھا سکتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ یہ شربت تین تین ماشہ (چائے کے چھوٹے چمچہ بھر) کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پئیں۔ گھی دودھ ہضم کے مطابق ضرور استعمال کریں۔

قیمت فی شیشی عہ رعایتی عہ

گرائپ جوس

بچوں کو خصوصاً دانت نکلنے کی حالت میں مختلف قسم کی تکالیف لاحق ہو جایا کرتی ہیں۔ ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں کے استعمال سے معدہ اور جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ دستوں کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ بچہ دن بدن کمزور و لاغر ہوتا جاتا ہے پیاس کی شدت ہو جاتی ہے۔ آنکھیں دکھتی ہیں دست کبھی سبز اور کبھی گہرے زرد رنگ کے آتے ہیں۔ ان تمام امراض کے رفع کرنیکے لئے گرائپ جوس مخصوص دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲

ترکیب استعمال ایک ماشہ بھر دن میں دو تین مرتبہ ماں کے دودھ کے ساتھ پلائیں۔

سنون پائیوریا

دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر دانتوں سے پیپ یا خون آتا ہو تو اسے روک دیتا ہے میلے دانتوں کو دودھ کی مانند سفید کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ۸ رعایتی ۶

حیات نسواں نمبر ۱ و نمبر ۲

عورتوں کو سفید پانی آتا ہو تو حیات نسواں نمبر ۱ استعمال کرائیں اگر حیض بند ہو گیا ہو تو حیات نسواں نمبر ۲ استعمال کرائیں۔

تفصیل بڑی فہرست میں دیکھیں یا قادیان کی دکان میں تشریف لائیں۔

سلاجیت کی گولیاں۔ نہایت ارزاں اور زود اثر مقوی گولیاں قیمت فی شیشی عہ تفصیل دوکانوں سے دریافت فرمائیں نیز اصلی مشک عنبر نافوں میں بند۔ مروارید۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ طلا وغیرہ کے لئے دوکان میں تشریف لائیں۔ اسکے علاوہ اگر کسی اور دوا کی ضرورت ہو تو بھی مطلع فرمائیں تا ساتھ لیتے آئیں نیز اگر کسی اور مرض کا علاج مقصود ہو تو دوکان میں تشریف لا کر مشورہ طلب کر سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے والے احباب

کیلئے

ایک نادر موقعہ

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ منارۃ المسیح پر سنگ مرمر کا پلستر کرایا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے مثل سابق احباب سے چندہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ صرف تیس احباب سے مبلغ ایک صد روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ لیا جائے گا۔ اور تعداد مذکورہ پوری ہونے پر یہ تحریک بند کر دی جائے گی۔ منارۃ المسیح کی اہمیت احباب سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸/۱۱/۳۸ میں فرمایا تھا۔

"بعض کام اتنے اہم ہوتے ہیں۔ کہ دنیا میں بطور یادگار قائم رہتے ہیں۔ اور صدیوں تک آنے والی نسلیں اس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتیں مثلاً یہی منارۃ المسیح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اس میں ایک سو روپیہ دیں گے۔ ان کے نام اس پر کندہ کئے جائیں گے۔ اب وہ لوگ جنہوں نے اس میں حصہ لیا ان کے نام دنیا میں ہمیشہ بطور یادگار قائم رہیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں گی۔"

درخواستیں آ رہی ہیں۔ انکے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کی رقوم ۱۲ دسمبر ۳۸ء تک خزانہ میں داخل ہو جائینگی۔ انکے نام جلسہ سالانہ سے قبل کندہ کرا دئے جائیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

خطبہ عید الفطر

اس سال عید الفطر کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ اپنے اندر ایک پُر کیف روحانی حلاوت رکھتا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ خفتہ روحوں کے لئے پیغام حیات ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسے بار بار پڑھے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر ہم نے الفضل ۲۷۹ (جس میں یہ خطبہ شائع ہوا ہے) کی تعداد زیادہ چھپوائی ہے۔ جو احباب الفضل کے خریدار ہیں۔ ان کو تو یہ خطبہ پہنچ چکا ہے۔ دوسرے احباب کو چاہئے۔ کہ وہ پانچ پیسہ فی پرچہ کے حساب سے ٹکٹ بھیجکر فوراً اسے منگالیں۔ صرف ایک محدود تعداد ہمارے پاس موجود ہے۔ پس احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہئے۔ خاکسار مینیجر الفضل

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والیکو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک لینگی۔ مینیجر عبد القدیر کاغانی قادیان

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کے گریجوایٹ جو ۳۲ سالہ وجیہہ نوجوان ہیں۔ جنہوں نے دس سال قادیان میں تعلیم پائی ہے۔ اور اب گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک دفتر میں ۱۰۷/۰ روپے اہوار پر مستقل ملازم ہیں۔ اور کچھ جائداد کے بھی وارث ہیں۔ دوسری شادی کے خواہشمند ہیں۔ موزوں اور کنوارا رشتہ ہو۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

ع۔ معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل

اشتہار منادی ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس خان بہادر شیخ عنایت اللہ صاحب آنریری سب جج صاحب بہادر چہارم چھاؤنی سیالکوٹ

شریف احمد ولد حاجی محمد یار قوم راجپوت کھوکھر ساکن کوٹلی لوہاراں مشرقی تحصیل سیالکوٹ مدعی بنام

عبد المجید ولد عبد الرحمٰن قوم قریشی ساکن سیالکوٹ حال وارد ایبٹ آباد چھاؤنی صدر بازار محلہ کریم پورہ برمکان بابو عبد الرحمٰن مدعا علیہ

دعوے دلایا نے مبلغ ۳۱۰/۰ روپے بروئے تمسک

اشتہار بنام عبد المجید مذکور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں عدالت کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اور مدعا علیہ مذکور کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ مقررہ ۱۶/۱۲/۳۸ حاضر عدالت اصالتاً یا وکالتاً ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر ۱/۱۲/۳۸

آج بتاریخ ۱/۱۲/۳۸ یہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

بغیر اپریشن موتیا بند کا علاج

آپکو موتیا بند اتر چکا ہو۔ یا اتر رہا ہو۔ ہمارے علاج سے انشاء اللہ آپ کو کلی فائدہ ہوگا۔ دوائی صرف کھانے اور آنکھ میں ڈالنے کی ہے۔ اگر اپریشن ہو چکا ہو تو بھی اس دوائی کا استعمال فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال کے بعد عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ خط لکھ کر مفصل دریافت کریں۔

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن ایگلی ایم۔ بی قادیان

بغیر سرمایہ

گھڑیوں کی تجارت

ہماری دوکان کی گھڑیوں کی نہایت کارآمد و مفید لسٹ تیار ہے۔ جا جتمند احباب کارڈ لکھ کر مفت منگالیں۔ کمیشن ایک گھڑی منگانے پر لسٹ کی مقررہ قیمتوں پر فی روپیہ ۲ آنے کم ہونگے۔ مگر جو اصحاب بطور کمیشن ایجنٹ زیادہ گھڑیاں منگا کر اپنے ماتحتوں و زیر اثر لوگوں کو دینگے ان سے مزید رعایت کیجائیگی اسطرح گھر بیٹھے مالی فائدہ ہوگا لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسے خریداران سے کچھ رقم پیشگی اور باقی وی پی ملنے کے وقت وصول کرلیں۔

مینیجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یوپی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۵ دسمبر۔ آج آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء تک معاہدہ اوٹاوا منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور موجودہ انتظامات کو ختم کرنے سے پیشتر ضابطہ کے مطابق ضروری کارروائیاں کرنی پڑیں گی

شیلانگ ۵ دسمبر۔ آج آسام اسمبلی میں پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا ریزولیوشن پیش ہوا۔ لیکن وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ کانگرسی گورنمنٹ جلد از جلد سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے والی ہے۔ ریزولیوشن اتفاق آراء سے پاس ہو گیا۔ آج اپوزیشن نے ایک ریزولیوشن پر ڈویژن کا مطالبہ کیا۔ تو حکومت کے حق میں ۵۲ اور اپوزیشن کے حق میں ۴۶ ووٹ ہوئے۔ گویا اس وقت حکومت کی طاقت ۶ ووٹوں سے زیادہ ہے۔ یورپین ممبروں نے اپوزیشن کے ساتھ ووٹ دیئے۔

پیپنگ ۵ دسمبر۔ جاپانی چین میں جو فیڈرل گورنمنٹ قائم کرنے کی تجویز کر رہے تھے۔ وہ فی الحال ناکام ہو گئی ہے۔ کیونکہ چین کے مشہور شہر اور جنرل مارشل وو ہنیو نے جو پہلے جاپان کے ماتحت صدارت قبول کرنے پر آمادہ تھے اب جاپان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بننے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی خبریں بھی آ رہی ہیں۔ کہ جاپان کے سرکردہ افسروں میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اور مفتوحہ علاقہ کا مستقبل بھی مخدوش نظر آ رہا ہے یہ بھی خبر ہے۔ کہ اب جاپانی نانکن میں مرکزی گورنمنٹ قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

حیدرآباد دکن ۵ دسمبر۔ کانگرس کے ایک گرفتار شدہ جتھے کے ارکان نے شکایت کی تھی۔ کہ ان کے ساتھ پولیس نے حوالات میں بدسلوکی ہے نظام گورنمنٹ کی طرف سے اس الزام کی جوڈیشل تحقیقات کا حکم صادر ہوا ہے

برلن ۵ دسمبر۔ جرمنی سے روزانہ یہودیوں کے متعلق نئے سے نئے اور سخت سے سخت قوانین کے نفاذ کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ چنانچہ نئی پابندی ان پر یہ کی گئی ہے۔ کہ آئندہ انہیں گھروں سے باہر نکلتے وقت زرد بلّے پہننے پڑیں گے۔

پیرس ۵ دسمبر۔ معاہدہ امن پر دستخط کرنے کے لئے جو دونوں ممالک میں طے ہوا ہے۔ جرمن وزیر خارجہ آج یہاں آ رہے ہیں۔ ان کی آمد کے سلسلہ میں جملہ انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں اور آج بعد دوپہر اس معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

پیرس ۴ دسمبر۔ کارسیکا کے شہر جیسکو میں آج ہزاروں لوگوں نے ایک میل لمبا جلوس مرتب کر کے فرانس کی حمایت اور اٹلی کے خلاف مظاہرے کئے۔ وہ فرانس زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اطالوی قونصل گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر پولیس کی بھاری جمعیت نے انہیں روک لیا۔ ہجوم نے اطالوی دکانوں کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں اور اس وجہ سے ہجوم کے پندرہ عمائدین کو گرفتار کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ کارسیکا کی نوآبادی اس وقت فرانس کے ماتحت ہے۔ لیکن حکومت اٹلی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ چونکہ یہ نوآبادی دراصل اسی کی ہے۔ اس لئے اس کے حوالہ کی جائے۔

برلن ۵ دسمبر۔ سوڈیٹن لینڈ میں انتخابات کا نتیجہ ہٹلر کے حق میں بہت اچھا نکلا ہے۔ چنانچہ اسے قریباً ۹۹ فی صدی ووٹ حاصل ہوئے ہیں۔

لکھنؤ ۵ دسمبر۔ یوپی گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ سے ایک زنانہ سفری شفاخانہ قائم کیا ہے۔ جو گاڑی کے ساتھ دورہ کریگا۔ اس کے ساتھ ۳۲ مقامات ملحق کئے گئے ہیں۔ اور وہ ہر ہفتہ میں ہر مقام کا معائنہ کم سے کم دو بار کیا کرے گا۔ اور عورتوں کو مناسب طبی امداد پہنچایا کریگا۔ اس شفاخانہ کے عملہ میں ایک ڈاکٹر دو نرسیں اور ایک کمپونڈر ہوگا۔

پشاور ۵ دسمبر۔ کانگرسی ہندوؤں کے ایک وفد نے وزیر اعظم صوبہ سرحد ڈاکٹر خان صاحب کے ساتھ ملاقات کی۔ اور قانون انتقال اراضی۔ قرضہ ریلیف بل اور سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وار تناسب کے متعلق اپنی شکایات ان کے پیش کیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان کی شکایات درست نہیں۔ تاہم اگر اسمبلی کے ہندو کانگرسی ممبر گورنمنٹ کی پالیسی سے مطمئن نہیں ہیں۔ تو انہیں پوری آزادی ہے کہ اسمبلی کی کانگرس پارٹی سے الگ ہو جائیں۔

لاہور ۵ دسمبر۔ ایک ہندو ایڈووکیٹ لالہ تیرتھ رام صاحب نے میو ہسپتال میں ریڈیم اور ایکس رے انسٹی ٹیوٹ کی توسیع کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کا عطیہ گورنمنٹ کے پیش کیا ہے۔

کراچی ۵ دسمبر۔ وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش صاحب نے کانگرس سے وعدہ کیا تھا۔ کہ تشخیص مالیہ کا کام ایک سال تک ملتوی رہے گا۔ لیکن گورنر سندھ جو اب چار ماہ کی رخصت سے واپس آئے ہیں۔ اس سے متفق نہیں۔ سندھ پر اس وقت اتنا قرضہ ہے کہ جس کا سود ۲۵ لاکھ روپیہ ہے۔ گورنر سندھ کا خیال ہے کہ اگر مالیہ نہ لگایا گیا۔ تو یہ قرضہ کیسے اتر سکے گا۔ اور اس معاملہ پر اختلاف کا بہت زیادہ امکان ہے جس سے صورت حالات نازک تر ہو جائے گی۔

لاہور ۵ دسمبر۔ احراریوں کا ایک وفد جس میں پیر فیض الحسن مولوی عبدالغفار اور قاضی احسان احمد وغیرہ ہونگے۔ لاہور اور جالندھر کمشنریوں کے دورہ پر جانے والا ہے۔ تاکہ احرار پارٹیوں کی تنظیم کرے۔

بنوں ۵ دسمبر۔ آزاد علاقہ کے بعض ملکوں کا جو وفد فقیر ایپی کے ساتھ صلح کے شرائط طے کرنے کے لئے گیا تھا۔ وہ ناکام واپس آ گیا ہے۔ اور پولیٹیکل افسروں کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ شرائط طے نہیں ہو سکتیں۔

دہلی ۵ دسمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے مقرر کردہ سنٹرل بورڈ آف ایجوکیشن کا اجلاس کل یہاں منعقد ہوا۔ جس نے واردھا سکیم پر غور کر کے اس کے بنیادی اصول سے اتفاق کیا۔ مگر تفاصیل میں بعض ترمیمیں کی ضرورت بیان کی۔

ناگپور ۴ دسمبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا بیسواں سالانہ اجلاس ایام کرسمس میں یہاں منعقد ہوگا۔ استقبالیہ کمیٹی نے اتفاق آراء سے بیرسٹر ساورکر کو ہی دوبارہ پریذیڈنٹ منتخب کیا ہے۔

لاہور ۵ دسمبر۔ وزیر اعظم پنجاب نے اسمبلی کا اجلاس برخواست کرنے سے پیشتر بتایا۔ کہ اسمبلی کے ایک روز کے اجلاس پر حکومت کا چار ہزار روپیہ خرچ آتا ہے

286

لاہور ۵ دسمبر۔ انجمن حمایت اسلام کی گولڈن جوبلی ۲۳ لغایت ۲۶ دسمبر منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت نواب محمد امیر اللہ خان صاحب والئے ریاست محمود آباد کریں گے۔

دہلی ۵ دسمبر۔ انکم ٹیکس بل کی چوتھی اور پانچویں دفعہ پر بحث و تمحیص کے لئے مرکزی اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کی ایک کانفرنس آج شام منعقد ہوئی۔ پارٹی لیڈروں نے سر جیمز گرگ کی تجاویز پر اظہار اطمینان کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے متعلق گورنر جنرل سے بھی منظوری لے لی گئی ہے۔

شکاگو ۵ دسمبر۔ امریکہ کے نائب وزیر حربیہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اہل امریکہ کو اب خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنی حربی ضروریات کا احساس کرنا چاہیئے۔ امریکہ مدتوں تک اپنی دفاعی ضروریات سے غافل رہا۔ مگر حال کے واقعات نے اسے چونکا دیا ہے۔ کیونکہ اب دنیا میں قوت کے مظاہروں سے ہی مقاصد کی تکمیل کی جا رہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کے لئے رعائتی کرایہ

کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کیلئے واپسی ٹکٹ جو ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء تک کارآمد ہوں گے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۴ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک حسب ذیل شرح کرایہ پر فروخت کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ایک طرف کے سفر کی مسافت ۱۰۰ میل سے زیادہ ہو۔ یا ۱۰۱ میل کا رعائتی کرایہ ادا کیا جائے۔

درجہ اول و دوم	۱ ۱/۳ کرایہ
درمیانہ و سوم	۱ ۱/۲ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (۳ے)

اکسیر سوزاک ۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے عا

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ع ۵ لکھنؤ

ارادی ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی کمزوری سے دم پھولنا چکر آنا۔ دل دھڑکنا بدن کا بے حس ہو جانا۔ کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا حتیٰ کہ اطباء جواب دے چکے ہوں۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ بے خوابی۔ بدخوابی کمی بھوک کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ نوے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے۔ قیمت ایک اونس ۲ محصول ڈاک علاوہ ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

ہر طرف موتی سرمہ کا ہی ڈنکا بج رہا ہے

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا اعتراف

جناب سید بنیاد حسین صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر مظفر گڑھ (پنجاب) تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپکا موتی سرمہ میں نے استعمال کیا میری آنکھوں سے پانی جاتا تھا۔ اور خارش تھی۔ ان عوارض کیلئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ براہ کرم اب اور دو تولہ سرمہ بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں"۔

دنیا مان چکی ہے۔ کہ ہمارا موتی سرمہ ضعف بصر۔ کمزوری۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند (شبکوری) سرخی ابتدائی موتیا بند۔ وغیرہ عرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

خبردار

قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔ اور آپکو اپنی پیاری آنکھوں کیلئے ہمیشہ یہی مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ مغالطہ میں آکر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں۔ اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ کیونکہ آنکھوں کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

جلد ۲۶ نمبر ۲۸۲ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء پرنٹر و پبلشر بذریعہ مدیر الفضل قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی